۱۵۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR - QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی عہ بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیحِ وقت مہدی ہم مجدد بر سرایں صد

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید | پیشگی چار روپے

۱۹۔ ربیع الثانی ۱۳۲۹؁ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۰۔ اپریل ۱۹۱۱؁ء مطابق ۸ بساکھ سمت ۶۹

جلد ۱۰ | نمبر ۲۵

بھائیو! گر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر ومینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نُورِ دینِ مُصطفٰے پاؤ گے تم

خوش خبری متعلق صحّت حضرت خلیفۃ المسیح

حضرت صاحب کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ بہت اچھی ہے۔ پہلی بار اس ہفتہ میں ایک دفعہ آہستہ آہستہ چل کر اپنے مطب تک تشریف لائے۔ اور وہاں تھوڑی دیر تک بیٹھے رہے بخاری شریف کا درس روزانہ ہوتا ہے۔ آپ کی صحت بالکل معجزانہ رنگ میں ہوئی ہے احباب کو اس شکریہ میں تقوٰے وصلاحیت میں بہت ترقی کرنی چاہیئے۔ اور نور الدین کی زندگی کے مبارک ایّام سے فائدہ اوٹھانا چاہیئے۔

بسبب تعطیلات ایسٹر بہت سے دوست مختلف مقامات سے ہفتہ گذشتہ میں تشریف لائے۔ انصار اللہ کا جلسہ ہوا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے ممبروں کو نصرت اللہ کے لئے مناسب ہدایات دیں اور تجویزیں بتلائیں۔ ممبروں کی فہرست اسی اخبار میں دوسری جگہ درج ہے۔

قادیان میں ہنوز پلیگ چلی جاتی ہے گو بہت زور نہیں جلسہ بنارس کے واسطے ماہ اپریل کا آخری جمعہ۔ ہفتہ اور اتوار مقرر ہوئے ہیں۔ لاہور سے حضرت خواجہ صاحب قادیان سے عاجز اور حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب اور دہلی سے میر قاسم علی صاحب کو جانے کے واسطے حکم ہوا ہے۔

قابل توجہ جناب پوسٹماسٹر جنرل

قادیان کے ڈاک کا انتظام

قادیان میں ایک تو وہ زمانہ تھا کہ صرف ایک برانچ آفس تھا۔ مگر رفتہ رفتہ خدا نے اسے یہاں تک ترقی بخشی۔ کہ ایک سب پوسٹماسٹر ایک کارک کی ضرورت پڑی اور ڈاک بجائے ہرکاروں کے یکہ پر آنے لگی۔ پھر ضروریات نے دو ڈلوریاں کرا دیں۔ لیکن ان کے واسطے کچھ اس قسم کے اوقات ہیں کہ پبلک پورے طور پر مستفیض نہیں ہو سکتی دوسری ڈاک شام کے وقت تقسیم ہوتی ہے اور اسی وقت ڈاک بند کر دی جاتی ہے جس سے شام کی ڈاک کا جواب صبح کی ڈاک میں بھی نہیں جا سکتا۔ موسم سرما میں تو مشکلات تھیں اس لئے یہ تجویز کر لی گئی تھی۔ کہ ڈاک شام ہی کو بند ہو جاوے تا کہ صبح یکہ سویرے روانہ ہو کر ۱۰ بجے کی گاڑی پر ڈاک پہنچ سکے۔ لیکن موسم گرما میں اس قسم کی مشکل نہیں صبح ۸ بجے روانہ ہو کر ٹھیک بٹالہ وقت پر پہونچ سکتا ہے اس لئے ہم صاحب پوسٹماسٹر جنرل کی توجہ اس طرف منعطف کراتے ہیں کہ موسم گرما میں لیٹر بکسوں کا کلکشن صبح کے ۸ بجے ہوا کرے یہ وقت کوئی ایسا نہیں کہ یکہ یا سب پوسٹماسٹر کو کوئی کسی قسم کی مشکل پیش آوے۔ کیونکہ گرمیوں میں سورج سوا پانچ ساڑھے پانچ نکلتا ہے اور ۸ بجے ڈاک کا یکہ قادیان سے روانہ ہو کر بخوبی ۱۰ بجے تک پہونچ سکتا ہے۔ اسی طرح پبلک کو سہولت ہو جائے گی اور جو ڈاک شام کو آتی ہے۔ اس کا جواب صبح کی ڈاک میں جا سکیگا۔ ورنہ میں نہیں سمجھتا۔ کہ دو ڈلوریوں سے کیا حاصل ہوا۔

ضرورت ملازمت

ایک غریب احمدی جو مڈل پاس ہیں۔ اور کارکی کے کام کے تجربہ کار ہیں۔ کول کارک اور ٹیلیفون کارک کا کام کر چکے ہیں۔ ملازمت کے خواہشمند ہیں۔ کیا کوئی احمدی بھائی ان کی مدد کر سکتے ہیں۔

میر صاحب قبلہ

جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کی علالت کی خبر پا کر حضرت میر ناصر نواب صاحب قبلہ دورے کو ملتوی کر کے امرت سر چلے آئے ہیں اور امید ہے انشاء اللہ کل قادیان پہنچ جاویں گے اور ۲۵۔ اپریل ۱۹۱۱؁ء کو انشاء اللہ سکر دورہ شروع کریں اور ڈیرہ اسمٰعیل خان نیاول پور وغیرہ اطراف کی طرف جاوینگے احباب ان کے استقبال اور ان کی امداد کیواسطے طیار رہیں۔ جناب ڈاکٹر صاحب موصوف کو اب بفضلہ تعالیٰ مرض سے بہت سی تخفیف ہے احباب دُعا کرتے رہیں۔

نمازِ جنازہ

گوجرانوالہ کے نوجوان احمدی دوست فتح محمد مرحوم مرتے وقت وصیّت کر گئے ہیں۔ کہ احباب سے ان کے لئے دعائے جنازہ کے واسطے بذریعہ اخبار بدر درخواست کی جاوے۔ ہم اُمید کرتے ہیں۔ کہ مرحوم کی التجا پر احباب توجہ فرماوینگے ٭

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر وپبلشر کے حکم سے شایع ہوا ٭ ٭ ٭)

مُسلم یونیورسٹی

اور

مُسلمانون کی مذہبی تعلیم و تربیّت

سیّد امیر علی صاحب بالقابہ کا ایک مضمون (جو سالہا سال پہلے کا ہے اور جس مین نماز روزہ کے متعلق بھی بحث کی گئی ہے) مسلم یونیورسٹی کے متعلق بطور اسکیم کے جب سے اخبارون مین چھپا ہے۔ متعدد مقامات سے اس کے متعلق خطوط آنے پر جناب نواب وقار الملک صاحب نے غلط فہمی کا رفع کیا جانا نہایت ضروری سمجھا۔ چنانچہ علی گڑھ انسٹیٹیوٹ گزٹ مورخہ ۲۲- مارچ ۱۹۱۱ء مین خاص اس بحث پر ایک مضمون لکھا گیا۔ جس کو اب پمفلٹ کی صورت مین علیحدہ بھی چھاپ لیا گیا ہے۔ ہم اُس پمفلٹ سے چند اقتباس درج ذیل کرتے ہین۔ ایڈیٹر۔

یہ رائٹ آنریبل سید صاحب ممدوح کی تحریر بالکل ان کی ایک ذاتی رائے ہے۔ جو اب سے ایک قرن پہلے موصوف نے ظاہر فرمائی تھی۔ ...... اس وقت کالج قوم کے سامنے ایک چھوٹا سا نمونہ مسلم یونیورسٹی کے انتظامون کا موجود ہے قوم کو صرف یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس مین شروع ہی سے انتظام نماز روزہ کی پابندی کا کیا گیا ہے۔ کالج مین جب تک مسجد تعمیر بھی نہین ہوئی تھی تو اس وقت بھی نماز کے لئے ایک خاص چبوترہ تھا۔ جہان پانچون وقت جماعت سے نماز ادا ہوتی تھی۔ ...... پانچون حاضری قلم بند ہونے کا اہتمام اور غیر حاضری پر مواخذہ ہوتا ہے۔ یہان تک کہ منتظمان کالج ایسے طلبار کو جن پر اور کسی قسم کی تاکید اثر نہ کرتی ہو۔ کالج یا بورڈنگ ہوس سے خارج کرنے مین بھی تامل نہین کرتے کالج کے قانون مین ابتدا سے جب سے کہ قانون بنا ہے۔ نماز اور روزہ کے متعلق صاف احکام موجود ہین۔ .... طالب علمی کے زمانہ مین اگر طلبا اتنی تکلیف بھی اپنے اوپر گوارا نہ کرین گے کہ پانچون وقت نماز جماعت سے ادا کرین تو آیندہ کاروباری دُنیا مین ان سے کوئی کیا توقع کر سکیگا۔ خدا کے فرائض ادا کرنے کے وقت اگر بندہ کاہل ہے تو وہ اپنے دوسرے فرائض ادا کرنے مین جو قوم اور گورنمنٹ کے اور خود اپنے اس پر ہوتے ہین۔ کبھی وہ کسی مستعدی کا اظہار نہین کر سکتا اور جس قدر ان فرائض کو اہتمام مین کمی رہے گی۔ اسیقدر طالب علمون کے اسلامی کیریکٹر مین کمی رہ جاوے گی۔ ...... آج وہ زمانہ ہے جبکہ یورپ کے محقق بڑے بڑے نامی فلاسفر مسلمانون کے روزہ کو سراسر عین حکمت اور مفید صحت سمجھتے ہین۔ باقی رہا یہ امر کہ کوئی بیمار ہے یا دوسرا کوئی عذر شرعی موجود ہے تو اس پر خود شرعاً روزہ فرض نہین ہے۔ ...... مگر قوم کو اطمینان رکھنا چاہیئے۔ کہ ان کے کالج مین وہ شرع جاری ہے جو اس کو خدا اور اس کے رسول کی طرف سے ملی ہے۔ نہ زید عمرو بکر کی شرع۔ ...... کیسے چھوٹے چھوٹے بچے (سوائے کسی عذر شرعی کے) کس طرح نہایت خوش خوش اور خندہ پیشانی سے روزہ رکھتے ہین ...... چند روز ہوئے ایک مسلمان صاحب نے کالج کے اسکول مین اپنے ایک کم سن لڑکے کو بھیجنا چاہا اور یہ فرمائش کی۔ کہ مذہبی تعلیم اور نماز روزہ وغیرہ کی اس پر کوئی تاکید نہ ہو۔ کالج کے منتظمون نے اس لڑکے کے داخل کرنے سے قطعی انکار کر دیا۔ (کیا سچ وہ صاحب مسلمان تھے۔ ایڈیٹر) .... ہمارا تو دعوے یہ ہے۔ کہ دنیا مین جس قدر خوبیان ہو سکتی ہین وہ سب مذہب اسلام مین بدرجہ اتم موجود ہین۔ اور اسلام کا ایک خادم اپنی ذات اور دوسرے تمام بنی نوع انسان کے واسطے آیۃ رحمت ہے۔

دو عیسائی

ایک نندلال واعظ عیسائی و مسٹر ٹیرل لکھنؤ انجمن احمدیہ مین بہمراہی ایک نوجوان مسلمان نامی نور الدین مورخہ ۱۱- اپریل مجادیہ تشریف لائے اور بعد گوڈ مارننگ وغیرہ کے اس سلسلہ عالیہ اور مرسل ربانی کی بات چیت کرنے لگے۔ عاجز نے میجر ڈوئی امریکہ کے وہ دونون فوٹو جبکہ وہ اچھا تھا اور پھر فالج کے سبب کوبڑا ہوا تھا دیکھائے تب تو ان کے چہرے بھی بگڑے اور اِدھر اُدھر کی باتین جیسا کہ عام آریہ وغیرہ کیا کرتے ہین کرنے لگے۔ اور پھر حضرت مسیح کی بہت تعریف کی اور کہا کہ وہ خدا کا بیٹا تھا اور وہ باپ سے پیدا نہیں ہوا اسواسطے وہ پاک تھا اور باپ نے نہ چاہا۔ کہ وہ اس زمین پر رہے اب وہ زندہ آسمان پر ہے۔ زمین اور آسمان دونون اس کا ہے اور جملہ نبیون پر جب ظلم ہوا تو وہ اسی زمین پر کفار سے بچائے گئے لیکن جب اس کے بیٹے پر یہود نے حملہ کیا تو اس نے برخلاف اور نبیون کے اسکو معاً آسمان پر اُٹھا لیا اور جو صفات اور معجزہ مسیح مین موجود تھے۔ وہ ایک شخص مین جمع نہین۔

اس پر اس عاجز نے صرف اس قدر جواب دیا کہ ہر ایک نبی کا مرتبہ جُداگانہ ہوا کرتا ہے۔ جو معجزات حضرت موسیٰ نے مصر مین دکھائے۔ مسیح نے ایک بھی ویسا معجزہ نہین دکھایا اور نہ الیاس کی طرح کبھی آسمان سے آگ اور پانی نازل کیا اور نہ الیشع کی طرح اپنے مرنے کے بعد مُردون کو زندہ کیا۔ دیکھو (سلاطین کی کتاب ۱۲ باب ۲۱) بلکہ حضرت مسیح نے معجزہ دکھلانے سے صاف انکار کیا اب رہی یہ بات کہ مسیح باپ سے پیدا نہین ہوا اس لئے وہ الوہیت کا متوارث ہوا۔ تو بائبل کے دیکھنے سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ جو عورت سے پیدا ہوا کبھی پاک نہین ہو سکتا۔ دیکھو ایوب نبی کی کتاب ۲۵ باب ۴ آیت۔ اس تقدیر پر مسیح خدا یا خدا کا بیٹا نہین ہو سکتا۔ اس جگہ اگر بغیر باپ کی پیدائش کے خیال کو ترجیح دی جاوے۔ تو بھی مسیح خدا کے شریک عبادت نہین ٹھہر سکتا۔ کیونکہ مقدس بائبل مین ملک الصدق کی پیدائش بھی اسی خیال کے موافق ہے دیکھو عبرانیون کا باب ۷ آیت ۱ و ۳۔ اور یہ کہنا۔ کہ اس لئے باپ نے نہ چاہا کہ وہ زمین پر رہے۔ تب اسکو آسمان پر بلا لیا تا اس کا زمین و آسمان دونون ہوئے۔ سو اس بات کا جواب احمدی ابرار تو مدتون سے دے رہے ہین کہ حضرت مسیح مثل اور نبیون کے اسی زمین پر اپنی اجل طبعی سے مدفون ہین اور وہ مقتول و مصلوب ہو کر نہین مرے جیسا کہ ملمین صاحب کو تاریخ دین مسیحی جلد ۱ صفحہ ۳۴۸ و ۳۶۸ مین اقرار ہے۔ البتہ اہل حدیث اور خصوصاً مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری جن کے زعم مین حضرت مسیح بجسد خاکی ابتک زندہ موجود ہین وہی اس بات کا جواب دے سکتے ہیں اس پر غصہ ہو کر تمام نبیون کو گنہگار کہنے لگے۔ عاجز نے بکمال ادب دریافت کیا کہ مسٹر نند لال گناہ کی تعریف کیا ہے جواب تحریری داخل کیا۔ کہ گناہ خدا کی شریعت کی مخالفت ہے اور آیندہ کسی اور وقت بحث کرنے کا اقرار کر کے چلے گئے۔

راقم۔ کبیر الدین احمد۔ احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ لکھنؤ

غیر احمدیون کے پیچھے نماز ناجائز ہے

سُنا گیا ہے کہ کسی جاہل بے وقوف نے یہ مشہور کیا ہے کہ سلسلہ احمدیہ کی طرف سے کوئی ایسا فتوے جاری ہوا ہے کہ احمدی غیر احمدیون کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرین یہ محض افترا ہے حضرت صاحب نے کوئی ایسا فتوے نہین دیا کسی غیر احمدی کو ہمارا پیش نماز بننے کی عزت حاصل نہین ہو سکتی حضرت خواجہ صاحب نے جلسہ احمدیہ سالانہ میں اس مضمون پر ایک لیکچر دینے کا اعلان بھی کیا تھا۔ کہ **غیر احمدی احمدیوں کا امام نماز مین نہین ہو سکتا**۔ معلوم نہین کہ کس وجہ سے یہ لیکچر نہ ہو سکا۔ ہم جناب خواجہ صاحب کو متوجہ کرتے ہین کہ وہ اس پر ایک مضمون لکھ کر بدر مین شائع فرما دین تاکہ لوگون کی غلط فہمی دور ہو۔

نتیجۂ دردِ دل

مخدومی حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں :-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم :-

مخدوم بندہ مخلص صادق جناب مفتی صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ :- خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ حضرت خلافت مآب کی صحت کا معجزہ ہم کو دکھلایا - آپ کی زندگی ایک نئی زندگی ہے - اور ترقی صحت بھی معجزانہ ہے - لوگ بیمار ہوتے اور صحت پاتے ہیں - مگر مسیحی امّت کا خلیفہ جسطرح صحتیاب ہوا ہے - یہ ایک نشان ہے - اور عظیم الشان نشان ہے - ہمارے آسمانی مسیح کی کئی پیشگوئیاں اس کے وجود سے ہی ظاہر ہوئی ہیں - اور اس پاک سلسلہ کی ترقی اور قوت کا وہ نمونہ ٹھیرایا گیا ہے - اس کی آئندہ زندگی معجزہ کی زندگی ہے - اور حاسد بدخواہ کے لئے اس زندگی میں موت ہے - اس کی موت کی پیش گوئی کرنیوالا اس بدزندگانی میں ہی کالمیت ہوگیا - اور خدا کا برگزیدہ زندہ ہونیسے اس کی موت کا باعث ہوا - اس زندگی اور موت کا بھی عجیب سماں ہے - اس پاک نفس کی زندگی سے کئی پژمردہ روحیں تروتازہ ہوئیں - بستان احمدی کا یہ نہال ثمر اپنے حلقہ نشینوں کے واسطے قاسم ثمر ہوا الحمد للہ الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً - خدا آپکی جان و ایمان میں صحت و سلامتی بخشے - اور آپ کی ہر ایک مشکل کو آسان کرے - کہ آپ حضرت خلافت مآب کے روزمرہ سے مطلع فرماتے ہیں - اندرونی تحریک کلام موزون کی صورت میں نمودار ہوئی - جز رباعیات دلی جذبات کی قدر کرنیوالے اصحاب کی خوش دقتی کیلئے موزون ہوگئیں خدمت میں پیش کرتا ہوں - اگر آپ واقعی مسرور ہوں - تو احباب سلسلہ کو بھی اخبار میں درج کرنے سے مسرور کریں لطافت سخن کسی کی نگاہ میں نہ ہو نہ سہی - بہر حال دردِ دل کا نتیجہ ہے

نہ صرف پڑھو - بلکہ عمل کرو - لُطف اُٹھاؤ -

زبان

نیک بوئیں گے نیک سُن لیں گے   جیسا گھو بٹیں گے ویسا چُن لیں گے!
راہ میں گر بچھائیں گے کانٹے   کیا بھلا اُن سے پھول چُن لیں گے؟

آنکھ

اپنی آنکھیں جو غیر دیکھیں گی!   کیا کوئی اس میں خیر دیکھیں گی؟
بہتری ہے نگاہ بہتر میں   بدنگاہی میں تو بیر دیکھیں گی

کان

ہم بُرا سن کے ہوں بھلے کیونکر   یہ طریقہ بھلا سچلے کیونکر؟
کان جب صاف ہو تو دل ہو صاف   بات یہ صاف ہے ٹلے کیونکر

اعضاء اور دل

اپنے اعضاء کو روک رکھیئے گا   ان پہ ہر وقت ٹوک رکھیئے گا!
دل جو مرکز ہے اُن کا پہلو میں   اس میں مولا کی جھوک رکھیئے گا!

اخلاق

جن کے اخلاق باصفا ہوں گے   وہی مجلس میں باوفا ہوں گے
مظہرِ رحمتِ خدا ہیں وہ   خیر و برکت میں بھی سوا ہوں گے

صلاحِ کار

صلاح کار میں گر دیر ہوگی   طبیعت اس سے اپنی سیر ہوگی!
جو کرنا ہے وہ اب کر لو عزیزو   نہیں پھر طبع سرکش زیر ہوگی

خوفِ خدا

خدا کے خوف سے جو کام ہوگا   اسی میں نیک اپنا نام ہوگا!
اگر بدنام رہ کر کچھ جئے بھی   تو آخر اس کا بد انجام ہوگا

انسان

عزیزو تم اگر انسان ہوگے   خدا کے تابع فرمان ہوگے
اگر بندے بنو گے نفس بد کے   تو پھر انسان سے حیوان ہوگے

دل آزاری

صفاء قلب سے ڈنکا بجا دو   ہر اک چھوٹے بڑے کو یہ سنا دو
ہمیں شوقِ دل آزاری نہیں ہے   یہ پیغام اپنا سب کو جا بجا دو

بھلائی

بھلائی کا ہمیشہ ورد کرنا   نہ ضایع یہ کبھی گو گِرد کرنا
بنائے گی طلا مس کو یہ آخر   یہی ہے کیمیا - زر گرد کرنا

سچے گوہر

بھلے ہو کر بُرے بن جاؤ گر تم   نہ تل جانا بدی پر اس سے پیتم
پرکھ لیگا پرکھنے والا آخر   وہ جھوٹے موتی اور سچے گہر تم

مسلمانی

مسلماں کو مسلماں کیوں ستائے   زبان اور ہاتھ ایذا سے بچائے
رسول پاک کا فرماں یہی ہے   مسلماں ہے تو نیکی کر دکھائے

طمع

نہ دستِ طمع کو ہرگز بڑھانا   تم اپنے آپ کو اس سے بچانا
یہی بنیاد ذلت ہے عزیزو   نہ اس سے اپنی عزت کو گرانا

قناعت

قناعت کی جو دولت ہے بڑی ہے   یہ سقف آدمیت کی کڑی ہے
سنبھالو اپنی عزت کو سنبھالو   کہ جسکی چھت قناعت پہ کھڑی ہے

ایثار

اگر ہم صاحبِ ایثار ہوں گے   تو ہر اک کے یہاں دلدار ہوں گے
خدا اپنا وہاں ہوگا مددگار   مساکیں کے یہاں گر یار ہوں گے

تکبّر

خدا کی ہے رداءِ کبریائی   نہیں سجتی ہے بندے کو خدائی
تکبّر کی صفت شیطان میں ہے   ہمارا فقر ہے اپنی بڑائی

(حامد سیالکوٹی)

اکّو الف تیرے درکار * عیسیٰ مر گیا من لئیں یار

ہمارے نوجوان دوست مسٹر ظہیر الدین نے ایک اہل قرآن والذکر کہلانے والے کے سوال کے جواب میں وفات حضرت عیسیٰ پر ایک مدلّل بحث کی ہے جسکے درج اخبار کرنے میں ہم کو خوشی ہے (ایڈیٹر)

اہل اسلام میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا مسئلہ اب دن بدن ایسا عام ہوتا جاتا ہے - کہ وہ زمانہ اب کچھ زیادہ دور دکھائی نہیں دیتا کہ جب سب کے سب مسلمان اس بات

پر اتفاق کر جائیں گے۔ کہ حضرت عیسٰی کے وجود کو ایک ایسا وجود سمجھنا کہ جس پر نہ ہی تو زمانہ کا اثر ہوتا ہے اور نہ ہی اس میں بشری احتیاج پائی جاتی ہے۔ نہ صرف عقل صحیح کے ہی خلاف ہے۔ بلکہ قرآن کریم اور حضرت خاتم النبیین صلعم کا اسوہ حسنہ اس عقیدہ کو ایک مشرکانہ عقیدہ قرار دیتا ہے۔

حضرت خاتم النبیین صلعم کے زمانہ میں جب آنحضرت صلعم کی وفات کی غلط خبر کسی نے مشہور کر دی۔ اور آں حضرت صلعم جنگ کے موقعہ پر قتل ہو جانے افواہ اُڑا دی گئی۔ تو بعض لوگ اپنی شامت اعمال کیوجہ سے دین الٰہی کی نسبت بدظنیوں سے کام لینے لگے۔ ایسے لوگوں کا اللہ تعالٰے نے بطور حفظ ما تقدم کے قرآن کریم میں یوں علاج کرتا ہے کہ:- وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل ۰ افائن مات او قتل انقلبتم علےٰ اعقابکم (پ ۴) یعنے محمد کیلے صرف اللہ کا ایک رسول ہے، اور یہ تو ایک ثابت شدہ بات ہے کہ اس سے پہلے بھی بہت سے رسول اس دنیا میں گذر چکے ہیں۔ اب اگر یہ مر جاویں۔ یا مارے جاویں تو کیا تم لوگ دین الٰہی سے منحرف ہو جاؤ گے۔ اس آیت میں اللہ تعالٰے نے قد خلت کی تفسیر دو لفظوں یعنی مات اور قتل سے کر دی ہے۔ اور سمجھا دیا ہے کہ جب محمد رسول اللہ صلعم کے پہلے کے تمام رسول گذر جانے سے بھی دین الٰہی کو پیچھا نہیں دیا گیا۔ تو اب اس رسول کے دنیا سے گذر جانے سے دین الٰہی سے روگردانی کرنا کب درست ہو سکتا ہے۔ غرض اس ایک آیت سے ہی ہم پر فرض ہو گیا ہے جو ہم مان لیں۔ کہ حضرت آدم علیہ السلام بھی فوت ہو چکے ہیں۔ ایسے ہی نوح ایوب۔ یوسف۔ یونس۔ لوط۔ موسیٰ عیسٰے علیہ السلام نے بھی موت کا مزا چکھا ہے۔ اور ہمارے لئے ضروری نہیں جو ہم ہر ایک رسول کی وفات کے لئے علیحدہ علیحدہ آیات قرآن کریم سے تلاش کرتے پھریں۔ اور خواہ کوئی شخص فی الارض مستقر ومتاع الی حین سے حضرت آدم کی عمر آج سے ہزار ہا برس بعد تک بھی قرار دے لے اور اپنی کم فہمی سے زمین کے کسی گوشہ پر انہیں بمعہ آل اولاد کے آباد سمجھ لے۔ لیکن ایک سچا مسلمان اس آیت کو پڑھ کر جسے میں پہلے درج کر چکا ہوں ضرور ایمان لے آویگا کہ حضرت خاتم النبیین صلعم کی بعثت سے پہلے جس قدر رسول ہوئے وہ سب کے سب فوت ہو گئے ہیں۔ باوجود اسکے کہ ہمارے مخالف قرآن کریم کی اس محکم آیت سے یہ تو دکھا نہیں سکے کہ حضرت عیسٰے کو خدا تعالٰے نے پہلے رسولوں سے مستثنیٰ کر دیا ہو۔ لیکن پھر بھی ان کو فوت شدہ نہیں مانتے۔ اور اگرچہ حضرت عیسٰے نے فرمایا تھا۔ کہ اوصنی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ ما دمت حیًا یعنے خدا کیطرف سے مجھے حکم ملا ہے۔ کہ **جب تک** میں زندہ رہوں نماز کا بھی پابند رہوں۔ اور زکوٰۃ بھی ادا کرتا رہوں۔ لیکن ہمارے مسلمان بھائی ان کو آسمان پر اس جگہ بٹھا رہے ہیں۔ جہاں نماز کا پڑھنا اور زکوٰۃ کا دینا تو درکنار اپنے وجود کے لئے ان کو نہ ہی کپڑے کی ضرورت ہے۔ اور نہ ہی کھانے پینے کی۔ حیرانگی کی بات ہے۔ کہ خدا تعالٰے تو فرماتے :- وما جعلنٰهم جسدًا لا یاکلون الطعام اور ہمارے مخالف کہتے ہیں۔ کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام طعام سے مستغنی ہیں۔ کھانے پینے کی انہیں مطلقاً ضرورت نہیں۔ جبر مذاق اپنا اپنا پسند اپنی اپنی لیکن

جس ضرورت نے مجھے اس مضمون کے لکھنے کی تحریک کی ہے۔ وہ ایک نئی ضرورت ہے۔ ہمارے مقتدا حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مسیح الزمان علیہ الف الف سلام کے استدلال پر جرح کیجاتی ہے کہ حضرت صاحب جو بار بار اپنی تحریروں اور تقریروں میں یہ دوہرایا کرتے تھے کہ قیامت کے روز خدا تعالٰے کے حضور میں حضرت عیسٰی علیہ السلام اپنے خدا بنائے جانے سے لاعلمی کا اظہار کریں گے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یا تو حضرت عیسٰی دوبارہ تشریف نہیں لائینگے اور یا خدا کے حضور (نعوذ باللہ) جھوٹ بولیں گے۔ کیونکہ اگر قیامت سے پہلے وہ تشریف لاویں گے تو ان کو ضرور علم ہو جائیگا۔ کہ انہیں خدا بنایا گیا ہے۔ لیکن خدا کے حضور وہ اپنی لاعلمی ظاہر کرتے ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسٰی ع دوبارہ دنیا میں نہیں آئیں گے۔ اور جرح اس پر یہ کی جاتی ہے کہ قرآن شریف سے تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالٰے حضرت عیسٰی سے صرف یہ سوال کریگا۔ کہ آیا اُن کے خدا بنائے جانے کی تعلیم انہوں نے خود دی تھی تو اس کے جواب میں حضرت عیسٰی کہہ دیں گے۔ کہ میں نے ایسی ناجائز تعلیم ان لوگوں کو نہیں دی۔ میں تو یہی تعلیم دیتا رہا کہ حقیقی معبود اللہ تعالٰے ہے۔ اسی کی ہم سب مخلوق ہیں۔ اور اسی کی عبادت کرنی چاہیئے۔ اس سوال سے یہ کہاں سے نکلا کہ حضرت عیسٰی کو اسبات کا علم ہی نہیں ہوگا۔ کہ ان لوگوں کو خدا یا خدا کا بیٹا بنایا گیا۔ ایک چیز کی تعلیم دینا اور بات ہے اور اس کا علم ہونا یہ اور بات ہے۔ نہ ہی علم کے بارہ میں خدا تعالٰے نے سوال کیا ہے اور نہ ہی اسبات کا جواب دیا گیا ہے۔ تعلیم کے بارہ میں سوال ہے سو اس کا پورا جواب موجود ہے۔ یہ کہاں سے نکل آیا کہ حضرت عیسٰی قیامت کو اپنی لاعلمی کا اظہار کریں گے؟ +

سو معزز ناظرین بیشتر اس کے کہ میں اس عنکبوتی جال کے بودے پن کا اظہار کروں یہ جتلا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ آجکل اس سوال کے اٹھانیوالے کون صاحبان ہیں۔ سو واضح رہے کہ یہ وہی صاحبان ہیں جن کے عقیدے کو اگر صحیح مانا جاوے تو اس کے یہ معنے ہوں گے کہ وہ سب ائمہ دین جنہوں نے حضرت نبی کریم صلعم سے سیکھ کر قرآن کریم ہم تک پہونچایا۔ سب کے سب (نعوذ باللہ) بے نماز بے دین اور قرآن کریم کے کافر تھے۔ لیکن قرآن کریم کو ہم تک پہنچانے میں بڑے محتاط تھے۔ اور کسی طرح کی اس میں کمی کرنیکی جرات نہیں کر سکے۔ ایسے ہی ان صاحبان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اگرچہ حضرت آدم علیہ السلام کو ان قصہ جات کی کچھ خبر نہ تھی۔ جو حضرت نوح یا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں وقوع میں آئے۔ اور قرآن مجید میں درج ہیں۔ ایسے ہی اگرچہ حضرت آدم علیہ السلام کو ان واقعات کا علم نہیں ہوا تھا۔ جو حضرت موسیٰ اور عیسٰی کے زمانہ میں ظہور میں آئے۔ اور قرآن مجید میں بھی درج ہوئے۔ لیکن اس گروہ کا عقیدہ ہے کہ یہی قرآن مجید تب پیارے حضرت آدم علیہ السلام پر بھی نازل ہوا تھا؟ میرے خیال میں آپ لوگ سمجھ گئے ہوں گے۔ کہ میری مراد

جکڑالوی صاحبان سے ہے۔ ان لوگوں نے ایک طرف جب دیکھا کہ عیسٰے کے آسمان پر جانیوالی کہانی کا کچھ ثبوت نہیں ملتا۔ اور قرآن کریم کی کسی جگہ سے یہی معلوم نہیں ہو سکتا کہ حضرت عیسٰی آسمان پر چڑھ گئے ہوں۔ اور دوسری طرف احمدیت کے خلاف چلنے کیلئے حضرت عیسٰی کا زندہ رکھنا بھی ضروری ہے۔ تو ناچار یہ تجویز نکالی کہ حضرت عیسٰی آسمان پر تو نہیں گئے تھے۔ اور نہ ہی کوئی بشر آسمان پر جا سکتا ہے۔ کیونکہ فیها تحیون وفیها تموتون صاف ارشاد باری تعالٰے ہے۔ البتہ حضرت عیسٰے ع ابھی تک فوت نہیں ہوئے زمین کے کسی گوشہ پر زندہ موجود ہیں۔ وہ شاید نماز بھی پڑھتے ہوں گے۔ زکوٰۃ بھی دیتے ہوں گے کھانے پینے کا سب سامان بھی ان کے پاس موجود ہو گا۔ اور قرآن مجید میں لکھا ہے کہ :- ولقد ارسلنا رسلًا من قبلك وجعلنا لهم ازواجًا وذریة۔ یعنے حضرت خاتم النبیین سے پہلے جسقدر رسول دنیا میں آئے ان کی بیویاں تھیں اور ذریت بھی تھی۔ امید ہے کہ حضرت عیسٰے ع علیہ السلام بیوی بچوں سے بھی محروم نہیں ہوں گے؟ چونکہ نماز کے پابند ہوں گے۔ اس لئے وثیابك فطهر والرجز فاهجر پر بھی ان کا عملدرآمد ہوگا۔ اور سب سے بڑھکر یہ کہ چونکہ وہ خدا کے رسول ہیں۔ اسلئے ضرور ہے کہ تبلیغ کے کام میں بھی مشغول ہوں۔ ہاں ایک اور بات کا دریافت کرنا بھی بہت ضروری ہے کہ چونکہ قرآن مجید میں لکھا ہے۔ کہ :- من نعمره ننكسه فی الخلق یعنے جوں جوں انسان معمر ہوتا جاتا ہے۔ توں توں کمزوری میں بڑھتا جاتا ہے اور جوانی والے قوائے ساتھ چھوڑتے جاتے ہیں۔ دماغی قوتوں اور جسمانی توانائی میں فرق آ جاتا ہے۔ اس لئے اس امر کا بھی دریافت کرنا بہت ضروری ہے کہ حضرت عیسٰے کو لوگوں نے بچپن کی حالت میں بھی دیکھا۔ اس کے بعد حضرت عیسٰے ع جب عنفوان شباب میں ہی تھے۔ تو دینی امور میں لوگوں سے مباحثے کرتے رہتے۔ اس کے بعد جب وہ تیس سال کے ہوئے تو یہود نے قتل کے منصوبے کرنے شروع کئے اور اس کے قریب قریب کا زمانہ واقعہ صلیب ہے؟ اب سوال اٹھتا ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نابالغ سے بالغ تو ہوئے اور لوگوں نے بھی دیکھے اور قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کہولت یعنے بڑھاپے کو بھی پہنچے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ اب وہ کس حالت میں ہیں۔ آیا تبلیغ کے قابل بھی ہیں یا نہیں؟ خیر ان سوالات کو زیادہ طول دینے کی ضرورت نہیں۔ جن لوگوں کا یہ اعتقاد ہے کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام ابھی تک زندہ ہیں۔ ضروری ہے کہ ان کے دل میں اس قسم کے سوالات اُٹھتے ہوں۔ جنکا مختصر ذکر میں نے اوپر کر دیا ہے۔ لیکن ہم احمدی لوگ تو سچے دل سے ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام فوت ہو چکے۔ اور قرآن مجید کھلے لفظوں میں بتلا رہا ہے۔ کہ حضرت عیسٰے ع علیہ السلام قیامت کے روز خدا کے حضور میں جو شہادت بیان کریں گے۔ تو وہ خلاف واقعہ بیان نہیں کریں گے۔ بلکہ جو حالت انہوں نے قوم کی دیکھی ہے اسی کے مطابق شہادت دیں گے جیسے فرمایا كنت علیهم شهیدًا ما دمت فیهم فلما توفیتنی كنت انت الرقیب علیهم۔ قوم کی جس حالت کو انہوں نے خود نہیں دیکھا۔ اس کے متعلق

وہ کچھ نہیں کہیں گے۔ جو تعلیم حضرت عیسےٰ نے اپنی قوم کو دی تھی۔ جب تک وہ اسی قوم میں رہے قوم پر شاہد رہے۔ اور

قوم کے حالات اپنی تعلیم کے مطابق دیکھتے رہے

ہاں بعد از وفات یا قوم سے جدا ہو جانے کے بعد جو کچھ علاوہ قوم کا ہو گیا۔ اس کو شاہد تو اللہ تعالےٰ کو قرار دیا ہے۔ اپنی شہادت تو صرف اسی قدر بیان کی ہے کہ اس قوم کا معبود وہی رب تھا۔ جو تمام جہان کا رب ہے۔ اور حضرت عیسےٰ نے اپنے معبود بنائے جانے کی شہادت ہرگز نہیں دی۔ بلکہ اسی بات کی شہادت دی ہے۔ کہ ان کی قوم کا معبود صرف وہی رب تھا۔ جس کی عبادت کرنیکی انہوں نے تعلیم دی تھی۔

اب غور کرنا چاہیئے کہ اگر حضرت عیسےٰ ع زندہ موجود ہیں اور زمین میں قیامت سے پہلے پہلے دورہ کریں گے تو وہ اپنی قوم کی کس حالت کا مشاہدہ کریں گے؟ صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ اسی حالت کا مشاہدہ کریں گے کہ نصاریٰ لوگ ان کو خدا اور خدا کا بیٹا قرار دے رہے ہیں۔ اور ان کی تعلیم پر کاربند نہیں رہے۔ حالانکہ حضرت عیسیٰ قیامت کو یہ کہیں گے۔ کہ میں نے تو یہ تعلیم دی تھی کہ **تمام جہان کے رب کو معبود بناؤ اور اسی تعلیم پر میں نے انکو دیکھا ہے** اور جب تک میں رہا یہ اس تعلیم پر کاربند رہے اور میں ان کا شاہد ہوں۔ ہاں جب میں ان کے درمیان نہ رہا تو اے خدا اس وقت کی ان کی حالت کا شاہد تو تو خود ہے وانت علےٰ کل شیءٍ شھید۔

اب سوچ کر دیکھ لو کہ آجکل حضرت عیسیٰ ع کو زندہ رکھکر ایک بات ضرور ماننی پڑے گی یا تو یہ ماننا پڑے گا۔ کہ حضرت عیسےٰ ع کو علم تو ہے کہ نصاری لوگ اس کی تعلیم پر کاربند نہیں رہے۔ اور اس نے اپنے معبود بنائے جانے کی حالت کا مشاہدہ تو کیا ہے۔ لیکن خدا کے حضور میں یہ کہیں گے۔ کہ اے خدا میں نے تو تیرے معبود بنائے جانے کی تعلیم انہیں دی اور اسی حالت کا میں نے مشاہدہ کیا۔ گویا مشاہدہ تو کچھ اور کیا اور شہادت کچھ اور دی۔ یعنی علم تو کچھ اور تھا۔ اور بیان کچھ اور ہی دیدیا۔ اور اگر یہ نہیں تو پھر یہ ماننا پڑیگا۔ کہ نصاری ابھی تک اس تعلیم پر کاربند ہیں جو حضرت عیسےٰ نے ان کو دی تھی۔ ایسے ہی اس آیت سے ایک اور بات بھی ثابت ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت عیسےٰ ع کا معبود بنایا جانا حضرت عیسیٰ کے توفے کے بعد کا واقعہ ہے۔ حضرت عیسےٰ کے لوگوں میں موجود ہونے کی حالت کا یہ واقعہ نہیں لیکن اب اگر حضرت عیسیٰ موجود ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ ابھی تک معبود ہی نہیں بنائے گئے۔ جو باطل ہے۔ غرض اسی آیت سے حضرت عیسےٰ ع کی وفات ہر پہلو سے پایہ ثبوت کو پہنچ گئی ہے۔ اور قرآن شریف کے نزول کے بعد حضرت عیسیٰ کسی طرح بھی دنیا میں موجود نہیں ہو سکتے" اور یہ بات ایک اور پہلو سے بھی درست ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ ع صرف **رسولاً الی بنی اسرائیل** تھے اور اب تمام جہان کیطرف جو رسول ہو کر آیا اُس کا زمانہ ہے۔ ایسے ہی حضرت عیسےٰ ع کو تو صرف توریت اور انجیل سکھلائی گئی تھی۔ قرآن مجید تو نہیں سکھلایا گیا تھا۔ اس لئے اس زمانہ میں ان کا کیا کام۔

پس واضح رہے اے معزز ناظرین کہ حق اور حکمت کی بات یہی ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السّلام یقیناً فوت ہو گئے اور قیامت کے دن اپنے معبود بنائے جانے سے جو لاعلمی کا اظہار کریں گے۔ اس بارہ میں وہ سچے ہیں۔ فقط

(خاکسار محمد ظہیر الدین عفے اعنہ مجددی)

تازیانہ عاشق مزاجوں کیلئے

افحسب الذین کفروا ان یتخذوا عبادی من دونی اولیآء انا اعتدنا جھنم للکفرین نزلا۔ قل ھل ننبئکم بالاخسرین اعمالا۔ الذین ضل سعیھم فی الحیٰوۃ الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا۔ اولٓئک الذین کفروا بایٰت ربھم ولقائہٖ فحبطت اعمالھم فلا نقیم لھم یوم القیامۃ وزنا (الجزو ۱۶ سورہ الکھف)

کیا پس گمان کیا ہے ان لوگوں نے جو کافر ہوئے۔ یہ کہ پکڑیں بندوں میرے کو سوائے میرے دوست تحقیق ہمنے تیار کیا ہے دوزخ کو واسطے کافروں کے مہمانی کہہ کیا خبر دوں میں تم کو ساتھ بہت ٹوٹا پانیوالوں کے عمل میں۔ کھوئی گئی سعی ان کی بیچ زندگانی دنیا کے اور وہ گمان کرتے ہیں یہ کہ وہ اچھا کرتے ہیں کام یہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا ساتھ نشانیوں پروردگار اپنے کے اور ملاقات اس کی کے پس کھوئے گئے عمل ان کے پس نہ قایم کریں گے ہم واسطے ان کے دن قیامت کے تول یہ ہے بدلا اُن کا بسبب اس کے کہ کفر کیا انہوں نے اور پکڑا نشانیوں میری کو اور پیغمبروں میروں کو ٹھٹھا"

اس عاجز کی عقل ناقص میں یہ آیات خداوند کریم نے عاشق مزاج لوگوں کے حق میں فرمائی ہیں۔ خاکسار کی سمجھ میں ان کا مطلب اس طرح ہے۔ خداوند کریم فرماتا ہے جو لوگ میرے بجائے میرے بندوں کی محبت رکھتے ہیں یعنے عشق میں مبتلا ہیں۔ ان کے واسطے ہم نے عذاب دردناک تیار کیا ہے۔ اے نبی کہدے کہ میں کیا ہی خبر دوں تم کو ساتھ بہت ہی ٹوٹا پانیوالوں کے عمل میں یہ کہ کھوئی گئی سعی ان کی بیچ زندگانی دنیا کے اور وہ گمان کرتے ہیں یہ کہ وہ اچھا کام کرتے ہیں یعنے وہ اپنے یاروں دوستوں یا معشوقوں کے خیال میں ہر وقت غلطان پیچاں ہیں۔ اور وہ گمان کرتے ہیں۔ یہ کہ وہ اچھا کرتے ہیں۔ کیونکہ عشاق لوگوں کا یہ خیال ہے کہ عشق مجازی سے ہی حقیقی خدا کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ اس پر اپنی تمام طاقتیں خرچ کرتے ہیں۔ اور وہ اپنے خیال میں سمجھتے ہیں کہ ہم اچھا کرتے ہیں۔ بلکہ بعض دشمنان دین کا خیال ہے کہ عشق مجازی کے بغیر حقیقی خدا کی محبت کا دلمیں ہونا بالکل ہی لاحاصل امر ہے۔ اور وہ اس بت کی محبت کو جو ان کے دلوں میں بدکاریوں کے سیاہ زنگ سے بیٹھ گئی ہوتی ہے مقصود کرتے ہیں۔ کہ ہم خدا کے عذاب سے بچائے جائیں گے خدا ہم کو خود آن کریگا۔ بلکہ بعض بدنصیبوں کا قول ہے کہ کسی معشوق کا عشق تو صرف ایک نشہ ہوتا ہے ورنہ عاشق کو محبت تو خداوند کریم کی ہی ہوتی ہے۔ سو

خداوند کریم اس گروہ کے حق میں فرماتا ہے۔ کہ جو لوگ میرے بجائے میرے بندوں سے محبت رکھتے ہیں۔ اے نبی کہدے کہ میں کیا ہی خبر دوں تم کو ساتھ بہت ہی ٹوٹا پانیوالوں کو عمل میں وہ لوگ۔ کہ کھوئی گئی سعی ان کی بیچ زندگانی دنیا کے اور وہ گمان کرتے ہیں کہ ہم اچھا کام کرتے ہیں۔ ان کے واسطے ہمارا دردناک عذاب تیار ہے۔ اگر ان سے کہا جائے کہ عشق سے بڑھکر کوئی کفر و شرک نہیں ہے۔ تو جواب دیتے ہیں۔ کہ آپ پہلے ان جیسے عاجز صادق صابر تو بنکر کے دکھلاویں۔ دیکھو فرہاد نے کیسا نام پایا۔ اور کس جانفشانی سے نہر کاٹ کر لایا۔ مجنوں مدتوں ہرنٹ گیر تا رہا۔ اور اس کے کتوں کے پاؤں بھی چومے۔ اور مہینوال نے کسطرح سب کچھ تباہ کر کے دریاؤں اور جنگلوں میں رہنا قبول کیا۔ اور رانجھے نے کس محنت اور صدق کیساتھ ہیر سے وفا دکھلائی۔ اور ثابت قدمی کیساتھ جوگی بننا قبول کیا۔ مگر یار کو نہ چھوڑ سکا۔ اور اور عاشقوں نے کس کس طرح اور کس کس قدر محنتیں کیں اپنے گھر بار یاروں کے رستے میں لٹا دیئے۔ اور بادشاہوں نے بادشاہتیں اور تخت اور تاج اس عشق میں مبتلا ہو کر چھوڑ دیا۔ زن۔ زور۔ زر۔ غرض انہوں نے سب نعمتوں کو لات مار کر فقیر ہونا قبول کیا اور اپنے معشوقوں کے ہجر میں اپنی جانیں تلف کر دیں۔ اور ذرہ بھر بھی پرواہ نہیں کی۔ اور گھر بار عزت آبرو گویا سب کچھ خاک میں ملا دیا۔ اور آپ بھی خاک ہو گئے"

کیا آپ اُن جیسی عاجزی کر سکتے ہیں؟ جنہوں نے کتوں کے پاؤں چومنے سے بھی انکار نہ کیا۔ بلکہ خوشی سے بوسے دیئے۔ کیا آپ ان جیسی مشقت اٹھا سکتے ہیں۔۔۔۔ جو کہ اپنی عزتیں یاروں کے وصل کیخاطر خاک میں ملا کر آپ بھی زندہ درگور ہو گئے اور کسی سایل کے سوال کو رد نہ کیا۔ بلکہ جو کچھ تھا اُٹھا دیا۔ اس خیال سے کہ شائد خدا ہمیں ہمارا معشوق ملا دیوے۔ اور ان کا دل ہر وقت ڈرتا رہتا ہے۔ کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ خدا کسی خطا سے ناراض ہو کر ہمیں ہمارے معشوق سے جدائی ڈال دے"

اس میں شک نہیں کہ عاشق مزاج مومنوں سے ہٹکر اور دنیا کے لوگوں سے نیکیوں میں اچھے ہوتے ہیں" عاجزی مسکینی اور فروتنی سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور کسی کے نقصان پہنچنے پر ناراض اور فیض پہنچانیکی تڑپ بلکہ اپنے معشوقوں کے حکموں کی تعمیل کیلئے تو جانوں پر بھی کھیل جاتے ہیں۔ اور ان کے عمل بہ نسبت دنیاداروں کے زیادہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کی زبان عموماً بند رہتی ہے بہت کم کھاتے ہیں۔ بہت کم سوتے ہیں۔ بہت کم لیتے ہیں۔ بلکہ ثابت قدم مومنوں سے ہٹ کر اچھے کاموں کے کرنیوالے ہوتے ہیں۔ مگر دل شرک کی جلا دینے والی آگ سے مجذوم **الا ماشاء اللہ** اور وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ہم اچھا کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کا گمان ہوتا ہے۔ کہ ہم جیسا عاجز کوئی نہیں۔ ہم عاجزی مسکینی اور فروتنی سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو **مولوا قبل ان تموتوا** کے مصداق سمجھتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ خداوند کریم تکبر کرنیوالوں کو سزا دیگا۔ اور وہ

نیکیاں کرتے ہیں۔ مگر ساتھ شرک کی ملونی ہوتی ہے کیونکہ انکی نیکیاں خداوندکریم کی رضامندی کیلئے نہیں ہوتیں۔ بلکہ معشوق کی رضامندی اور اس کے وصل کیخاطر بڑی بڑی نیازیں بانٹتے خیراتیں کرتے اور ورد وکردعائیں مانگتے ہیں۔ (گویا کہ نعوذ باللہ خالق الکل وحدہٗ لاشریک اور لازوال رب کو اپنا دلال تصور کرتے ہیں) سو خداوندکریم ان لوگوں کے حق میں فرماتا ہے کہ خواہ وہ کیسی اور کتنی ہی نیکیاں کیوں نہ کریں۔ اور اپنی جان تک بھی بھلائی کے کاموں میں کیوں نہ تلف کردیں۔ اور ان کی استخوان بے پوست بھی نیکی کے کاموں میں اور جسم گل کر الگ بھی کیوں نہ جا پڑے۔ ہم انکے اعمال نہیں تولیں گے اور انہیں سیدھا دردناک عذاب میں داخل کیا جاویگا۔ بسبب اس کے کہ انہوں نے انکار کیا۔ ہمارے حکموں کی تعمیل سے اور وہ قیامت پر یقین نہیں لائے بلکہ وہ اپنے معشوقوں کو اپنا معبود بنائے ہوئے ہیں۔ اپنے خدا کے حکموں سے منہ پھیرتے ہیں۔ اور ہمارے نبیوں کو جھٹلاتے ہیں۔ بہت سے لوگوں کو یہ کہتے سنا گیا ہے کہ قرآن کریم تو واسطے دنیاداروں کے ہے۔ جنہوں نے خدا کا نشانہ ہی باندھ لیا انہیں نمازوں اور روزوں سے کیا۔ نادان اتنا نہیں سمجھتے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی نے نشانہ نہیں باندھا۔ اور نہ کوئی باندھ سکتا ہے۔ اس قسم کا نشانہ باندھنا چاہیئے جس قسم کا ہمارے پیشوا نے باندھا۔ خداوندکریم ان لوگوں کے حق میں فرماتا ہے۔ کہ اے نبی کہدے کہ میں کیا ہی خبر دوں تم کو ساتھ بہت ہی ٹوٹا پانیوالوں کے عمل میں وہ لوگ کہ کہوئی گئی سعی ان کی بیچ زندگانی دنیا کے اور وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ہم اچھا کام کرتے ہیں۔ اسی طرح عاشق مزاج لوگ بھی بڑی بڑی محنتیں اور کوششیں اپنے محبوبوں کے ملنے کیلئے کرتے ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ہم اچھا کرتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ ہم عشق مجازی کی سیڑہی پر ہیں۔ اور حقیقی خدا ہمیں اب ملا یا ملا بلکہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہمارے اس فعل سے خدا خوش ہے۔ کیونکہ وہ چاہتا ہے۔ کہ تم ایک کے ہوکر رہو۔ پس خداوندکریم فرماتا ہے۔ یہی لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا ساتھ نشانیوں رب اپنے کے۔ کہوئے گئے عمل ان کے بیچ زندگانی دنیا کے۔ سو اسی طرح عاشق مزاج خیال کرتے ہیں۔ کہ ہم اعلےٰ درجہ کی مسکینی اور عاجزی سے زندگانی بسر کرتے ہیں۔ اور کسی کو دکھ نہیں دیتے۔ اور ہر ایک کا کام کرنیکے لئے جلدی دوڑتے ہیں۔ تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ خداوندکریم ناراض ہوکر ہمارے معشوق کو ہم سے جدا کردے۔ خداوندکریم فرماتا ہے کہوئے گئے عمل ان کے جو وہ کام کرتے تھے۔ اور ہم ان کے اعمال تولنے کے لئے ترازو نہیں رکھیں گے۔ خواہ وہ نیکیوں میں ہی اپنی جان کو کیوں نہ ہلاک کردیں۔ جب تک کہ وہ شرک کی تاریکی میں غوطہ زن ہیں۔ اور ہم انہیں عذاب دردناک میں داخل کریں گے۔

چند شخص چوری کرنی شروع کرتے ہیں۔ بعض تو ایک دفعہ جیل کا منہ دیکھکر آیندہ کو توبہ کردیتے ہیں۔ اور بعض کی نظر میں جیل ایک کھیل ہوجاتی ہے گئے اور سال بھر کاٹ آئے۔ آخرش انہیں پھانسی دیا جاتا ہے۔

خراب رستے میں چند مسافر چلے جاتے ہیں بعض پہلے ہی دیکھ کر چلتے ہیں۔ اور بعض ایک ٹھوکر کھاکر پھر سنبھل کر چلتے ہیں۔ اور بعض دو چار ٹھوکریں کھاکر پھر سنبھل کر چلتے ہیں۔ اور بعض ٹھوکر کھائی اور بہول گئے۔ پھر ٹھوکر کھائی پھر بہول گئے اور پھر ٹھوکریں ان کی نظر میں کھیل ہوجاتی ہیں۔ حتی کہ کسی عمیق چاہ میں گر پڑتے ہیں۔ اور جلدیتے ہیں۔ اور بعض لوہے سیخنے سے ہی درست نکلتے ہیں اور بعض لوہے ایک دفعہ "تاؤ دیکر" کوٹنے سے درست ہوجاتے ہیں۔ اور بعض کئی دفعہ تاؤ دیکر کوٹنے سے درست ہوتے ہیں۔ اور جو لوہا ناقص ہوتا ہے اس کو جتنا کوٹتے جاویں گے وہ اتنا ہی ٹوٹتا جاویگا۔ یہاں تک کہ وہ ٹوٹ کر ہی ضایع ہوجاتا ہے۔

موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر آگ لینے کی نیت سے گئے۔ خدا نے اس آگ کو اپنے نور کی تجلی کردیا۔ اور وہ اسکی رحمت کے وارث ہوگئے۔ اور لوط علیہ السلام کی قوم لوط علیہ السلام کے پاس خوبصورت لڑکوں کو لینے کی نیت سے گئی تھی وہی ان کی تباہی کا موجب ہوئے۔ اور ان پر خداوندکریم کا غضب نازل ہوا۔

لوہار کی نیت اوزار کو کوٹنے سے ضایع کرنا نہیں ہوتا بلکہ اس کا نقص دور ہوجاتا ہے بے نقص اوزار کو لوہار کبھی نہیں کوٹتا اور نہ تاؤ دیتا یعنے آگ میں ہی نہیں رکھتا ٹھوکر عاقل کیلئے نعمت ہے۔ اور بیوقوف کیلئے لعنت۔ چوٹ اچھے لوہے کیلئے مفید ہے۔ اور خراب لوہے کیلئے بُری۔ جس شخص نے ٹھوکر کھائی اور پھر دیکھکر چلا وہ منزل مقصود پر پہنچ گیا۔ جس نے ٹھوکر کھائی اور بہول گیا۔ آخرش وہ کنوئیں میں جاگرا۔ اچھے لوہے کی قیمت آگ میں رکھنے اور چوٹ لگانے سے بڑھ جاتی ہے۔ اور خراب لوہے کی پہلی قیمت بھی نہیں رہتی گو اچھا لوہا بھی ہتھوڑا پڑنے کے وقت ٹیڑھا ہوجاتا ہے۔ مگر لوہار کا اس کو کوٹتے جانا اُسے سیدھا کردیتا ہے۔ غرض اس چوٹ کے پڑنے سے دونوں لوہے اپنا جوہر ظاہر کردیتے ہیں۔

وہ آگ جس کے لینے کی نیت سے موسیٰ علیہ السلام گئے تھے۔ ان کے لئے وہ تریاق ہوگئی۔ اور وہ خدا کے بھیجے ہوئے جنہیں لوط علیہ السلام کی قوم لینے گئی تھی ان کے لئے زہر ہوئے۔ جس چور نے قید کاٹ کر چوری سے توبہ کی۔ اس کے لئے قید بہشت کا باعث ہوگئی۔ یعنے سزا سے آئندہ کو بچ گیا۔ اور جس چور نے توبہ نہ کی بلکہ دلیر ہوگیا اس کے لئے دوزخ کا موجب ہوئی۔ خداوندکریم ہمیں اس شرک عظیم سے بچاوے۔ اور ساتھ نیک بختوں کے مارے (آمین)

عبدالغنی از جالندہر

ایک شخص کے چند سوالات اور انکے جواب

سوالات

(۱) مردہ کو غسل دینا فرض ہے۔ یا مستحب یا سنت ہے؟

(۲) کس حالت میں مردہ کو غسل دینا چاہیئے؟

(۳) کیا تمام ناگہانی اموات شہادت کا درجہ رکھتی ہیں۔ یا کہ شہادت ہی ہوتے ہیں؟

(۴) کون سی اموات شہادت کا درجہ رکھتی ہیں۔ اور ان سب میں مردہ کو غسل دینا چاہیئے یا نہیں؟

(۵) نماز جنازہ میں سجدہ کیوں نہیں کرتے ہیں؟

(۶) جنازہ کیوقت میت کو آگے کیوں رکھتے ہیں؟

(۷) بغیر غسل کے جنازہ ہے یا نہیں؟

(۸) جنازہ روح کا پڑھا جاتا ہے۔ یا کہ خاکی جسم کا؟

جوابات از حضرت اقدس خلیفۃ المسیح صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ

(۱) غسل میت مسنون ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں غسل دیا جاتا تہا۔ اور اس کو فرض واجب مستحب نہیں فرمایا۔

(۲) شہداء کو غسل نہیں دیا جاتا تہا۔

(۳) تصریح ہے غرق شدہ اور جو دیوار کے نیچے دب کر مرے۔ یا اسہال سے مرنے والے۔ اور دردزہ سے مرنے والی اور جو خود حفاظتی اور مال کی حفاظت کے باعث مرے۔ اس کو شہید فرمایا۔ تمام ناگہانی اموات کا حکم میں نے نہیں پڑہا۔ یاد ہے یا د نہیں!۔

(۴) کا جواب نمبر ۳ میں آگیا۔

(۵) شرع نے جنازہ میں سجدہ کا حکم نہیں دیا۔

(۶) یہی جواب نمبر ۵ مسلمان مومن کو بس ہے۔

(۷) بغیر غسل جنازہ جائز ہے۔ کیونکہ غسل فرض اور شرط جنازہ نہیں۔ جنازہ اس انسان کا ہوتا ہے جو مرا ہے۔

(۸) روح اور جسم خاکی کا ذکر شریعت میں نہیں آیا۔

والسلام (نورالدین)

یار کو کیونکر منائیں

ایک صاحب کی درخواست بدیں الفاظ پیش ہوئی ؎

میںنوں رٹھڑا یار منا دیہو!

فرمایا۔ اکھہ دو کہ قرآن شریف پڑہو۔ اور اس پر عمل کرو۔ تو رٹھڑا یار منی جائیگا۔ یہی تدبیر حق ہے۔ فرمایا ہے یہ جناب حضرت خواجہ غلام فرید صاحب کی سہ حرفی کا ایک شعر ہے ؎

کوئی تدبیر تھیوے آہ
جے رٹھڑا یار منیوے آہ

(پنجابی نہ جاننے والے ناظرین اس کو نہ سمجھ سکیں گے۔ اس واسطے اردو میں اس کا ترجمہ کرتا ہوں۔ کوئی تدبیر ایسی ہوتی۔ جس سے ہمارا روٹھا ہوا یار راضی ہوجاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جناب الٰہی جو ہمارے شامت اعمال سے ہم پر ناراض ہیں۔ اب کوئی تدبیر ایسی کرنی چاہیئے۔ کہ وہ ہم پر راضی ہو جاویں۔ حضرت خواجہ غلام فرید صاحب وہی بزرگ ہیں۔ جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔

اے فرید وقت در صدق و صفاء
باتو باد آں اوکہ نام او خدا
از تو جان من خوش است اے خوش خصال
دیدمت مردے دریں قحط الرجال
اے مرا روئے محبت سوئے تو
بوئے اُنس آمد مرا از کوئے تو

سیدنا خاتم النبیین صلعم کے مکتوبات

چار خط

پہلا خط دحیہ کلبی کے ہاتھ شاہ روم کے پاس بھیجا گیا تھا جسکا مضمون یہ تھا:-

بسم اللہ الرحمن الرحیم - اسلم تسلم و اسلم یوتک اللہ اجرک مرتین وان تتول فان اثما الاکارین علیک (الاکارین ای الفلاحین) یعنی الرعیتہ - یعنی اگر تو اسلام لائیگا تو بچا رہیگا ورنہ عذاب اخروی میں گرفتار ہوگا - مسلمان ہو جا تجھے دگنا ثواب ملیگا - ورنہ تمام رعیت کے گناہ میں پکڑا جائیگا -

دوسرا خط:- شجاع بن وہب اسدی کے ہاتھ منذر بن حارث بن ابی شمر الغسانی والئ دمشق کیجانب بھیجا گیا -

وسلام علی من اتبع الھدی وامن بہ، انی ادعوک الی ان تؤمن باللہ وحدہ لا شریک لہ یبقی لک ملکک

ھدایت کی پیروی کرنے والوں پر سلام ہو - ذات باری کی وحدانیت کو مان شرک و بدعت کو چھوڑ کر موحدین جا - تو تیری سلطنت باقی رہے گی -

تیسرا خط:- عمرو بن امیہ ضمری کے ہاتھ نجاشی کیطرف بھیجا گیا جس میں جناب رسالت مآب نے تحریر فرمایا تھا کہ جعفر اور اس کے احباب کو جو ہجرت کرنا چاہتے ہیں بھیجدو - تو اس نے بھیجدیا -

چوتھا خط:- عبداللہ بن حذافۃ السہمی کے ہاتھ کسرےٰ کی طرف بھیجا گیا -

بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی کسریٰ عظیم فارس سلام علی من اتبع الھدیٰ وامن باللہ و رسولہ وشھد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ الی الناس کافۃ لینذر من کان حیا اسلم تسلم فان ابیت فانما علیک اثم المجوس - یعنی یہ خط محمد کیجانب سے کسرےٰ رئیس فارس کی طرف ہے - ہدایت کی پیروی کرنیوالوں پر سلام ہو - خدا کی وحدانیت اور رسالت کو مان - اور کلمہ شہادت پڑھ - اسلام لا ورنہ تمام مجوس کا گناہ تیرے سر پر ہوگا - (باقی آئندہ) (افغان)

تعلیم نبوی صلعم

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اعتقادات - عبادات - معاملات - عادات - مہلکات - منجیات - احسانیات - ریاضات - تہذیب نفس - تہذیب قوم :- وغیرہ کے متعلق بحر ناپیدا کنار ہے - نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی افضلیت اور اسلام کی بزرگی کا مدار اسی تعلیم پر ہے - اس لئے میں اس جگہ صرف تھوڑا سا نمونہ پیش کرتا ہوں - (۱) دانا وہ ہے جو خواہش کو ذلیل اور مابعد موت کے لئے نیک عمل کرتا ہے - اور نادان وہ ہے جو خواہش کا تابع ہو کر اور خدا پر امیدیں باندھتا ہے - (۲) پہلوان وہ نہیں جو لوگوں کو پچھاڑ دیتا ہے بلکہ وہ ہے جو اپنے نفس کو مغلوب کر لیتا ہے (۳) قناعت ایسا خزانہ ہے - جو کبھی خالی نہیں ہوتا (۴) غیر ضروری کا چھوڑ دینا عمدہ دینداری ہے (۵) مشورہ امانت ہے یعنے غلط مشورہ دینا بھی خیانت ہے - (۶) شر کا چھوڑ دینا بھی صدقہ ہے (۷) حیا سراپا خیر ہے -

(۸) صحت اور فراغت ایسی نعمتیں ہیں جو ہر ایک کو میسّر نہیں (۹) متوسط اور درمیانہ روی سے گذران کرنا بھی آدھی کمائی ہے (۱۰) عقل سے بڑھکر کوی دولت نہیں (۱۱) تدبیر سے زیادہ کوئی دانا نہیں (۱۲) جو عہد کا پابند نہیں وہ دیندار نہیں (۱۳) مرد کا حسن و جمال اسکی فصاحت ہے (۱۴) جہالت سے بڑھ کر کوی عیب نہیں (۱۵) جس میں امانت نہیں اس میں افلاس نہیں (۱۶) حسن خلق کی برابر محبت کیلئے کوئی تدبیر نہیں (۱۷) جسطرح سرکہ سے شہد خراب ہو جاتا ہے اُسی طرح بدخلقی سے سب اوصاف زائل ہو جاتے ہیں - (۱۸) اپنے بھائی کو شماتت نہ دو - مبادا خود ہی اس حالت میں گرفتار ہو جاؤ - (۱۹) تواضع سے درجہ بلند ہو جاتا ہے (۲۰) خدا کی خوشی باپ کی خوشی میں ہے - خدا کا غضب باپ کے غضب میں ہے (۲۱) جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہ کیا جائیگا - (۲۲) رحم (قرابت) رحمٰن سے نکلا ہے - جو قرابت کو قایم رکھتا ہے - خدا اُسے ملاتا ہے - جو اُسے چھوڑ دیتا ہے - خدا اس شخص کو چھوڑ دیتا ہے (۲۳) بادشاہ زمین پر خدا کا سایہ ہے (۲۴) اگر حبشی غلام بھی حاکم ہو جائے تو اس کی اطاعت تم پر فرض ہے (۲۵) لڑکیوں کی پرورش ایک امتحان ہے - جو اس میں پورا اتریگا - وہ آتش دوزخ سے بچا رہیگا - (۲۶) یتیم کی پرورش کرنے والا بہشت میں میرے ساتھ یوں رہیگا جیسے ہاتھ کی انگلیاں (۲۷) تم اہل دنیا پر مہربانی کرو - خدا آسمان پر مہربان ہوگا (۲۸) سب کو ایک دیوار کی مانند ہونا چاہیئے - جسکی ایک اینٹ دوسری اینٹ کو مضبوط بناتی ہے - (۲۹) لوگوں کو سلام کرنا کھانا کھلانا - رات کو چھپکر نماز پڑھنا اسلام کی عمدہ تعلیم ہے - (۳۰) عام سے محبّت رکھنا نصف عقل ہے (۳۱) خندہ روئی سے ملنا - نیک کام بتا دینا - برے کام سے ہٹا دینا - بھولے بھٹکے کو راستہ بتا دینا - ضعیف البصر کو راہ پر ڈالنا - راستہ میں سے کانٹے پتھر ہڈی ہٹا دینا - کسی کو پانی کا ڈول نکال دینا - گھوڑے پر سوار کرا دینا - یہ سب کام بجائے صدقہ ہیں (۳۲) تحقیقات کا شوق نصف علم ہے (۳۳) جب تک علم کی طلب میں رہو گے - خدا کی راہ میں رہوگے (۳۴) جہاں علم اور حلم جمع ہوں ان سے بہتر کوئی دو چیزیں کہیں ایک جگہ جمع نہ ملیں گی (۳۵) حکمت کو اپنی گم شدہ چیز سمجھو - جہاں ملجائے تو فوراً لے لو (۳۶) لونڈی غلام کو آزاد کرنا اپنے آپ کو دوزخ سے آزاد کر لینا ہے (۳۷) اچھی حالت میں رہنے کا نام تکبر نہیں - تکبر تو لوگوں کو حقیر جاننے اور سچائی کو رد کر دینے کا نام ہے (۳۸) جو چھوٹوں پر رحم اور بزرگوں کی توقیر نہیں کرتا - وہ ہم میں سے نہیں - (۳۹) ایک شخص دوسرے کیلئے سچائی کا آئینہ ہے - اگر کسی بھائی میں کوئی نقص ہو تو چپکے سے بتلا دو - (۴۰) یہ مت کہو کہ اگر لوگ ہم سے سلوک کریں گے تو ہم بھی سلوک کریں گے اور اگر ظلم کریں گے تو ہم بھی ظلم کریں گے - بلکہ ایسی عادات بناؤ کہ اگر اور لوگ تم سے اچھا برتاؤ کریں - تو تم ان سے احسان کرو - اور اگر اور لوگ تم سے اچھا برتاؤ نہ کریں - تو تم ان پر ظلم نہ کرو -

(افغان)

لو اور کشف کا زور دیکھو

نورانی تار برقی کا طرح دیکھو

کہ جب عاجز بہمراہی مرزا حسام الدین احمد صاحب وقت رخصت گوہر کان قادیان سے حضرت امیر المومنین خدا بین نور الدین خلیفۃ المسیح (مدظلہ العالی) کی خدمت میں قدم بوس ہونے کو گئے - تو آپ اتفاق سے بے خبر سو رہے تھے - اور کچھ آدمی آپکے پاس بیٹھے تھے - ہم بھی با ادب قرینہ سے بیٹھ گئے - اور منتظر رہے کہ جب آنکھ کھلے گی تو اجازت حاصل کر کے رخصت ہونا چاہیئے - اُدھر سر پر بادل چھایا ہوا اور دل میں ڈر یہ کہ کہیں برس نہ پڑے - چنانچہ میر امیر احمد صاحب نے کہ جو حضرت صاحب کے سرہانے بیٹھے ہوئے تھے - حضرت صاحب کے چہرہ مبارک کیطرف نظر کر کے ارادہ کیا کہ ہماری اطلاع کریں - مگر چونکہ ہنوز امیر المومنین نہ جاگے تھے جگانا مناسب نہ جانا اور کسی کام کیلئے اٹھ کر باہر چلے گئے - تھوڑی دیر گذری ہوگی - کہ حضرت صاحب چونک پڑے - اور فرمایا کہ کیا کوئی باہر چلا گیا - اور مجھ سے کچھ کہنا چاہتا تھا - ایک دوسرے صاحب نے عرض کی کہ امیر احمد صاحب حضور سے ان لکھنؤ والوں کی اطلاع دینے کو تھے - آپ کو سوتا ہوا دیکھ کر باہر چلے گئے اور یہ لوگ حاضر خدمت ہیں - ان کا یکّہ طیار ہے - چنانچہ اشارہ سے حضرت صاحب نے ہم کبیر و صغیر کو بلا کر مصافحہ کیا - عربی میں دعا وغیرہ دی - اور پھر محبت سے فرمایا کہ جاتے ہی خط لکھدینا - اور یہ بھی فرمایا کہ لڑکے کو چھوڑ چلے ہو مدرسہ میں یا نہیں - عاجز نے عرض کی کہ جی ہاں - میں ایماناً اور یقیناً کہتا ہوں کہ خلیفۃ المسیح اللہ کے ولی ہیں - والسلام -

(خاکسار کبیر الدین احمد احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ لکھنؤ محلہ رشید گنج)

تمباکو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے - کہ مجھے تمباکو سے طبعاً نفرت ہے - حضرت نے اپنے ایک اشتہار میں اپنی جماعت کو حقہ نوشی کی مجلسوں میں بیٹھنے سے منع فرمایا ہے - حضرت خلیفۃ المسیح فرمایا کرتے ہیں - کہ اگر کوئی شخص حقہ پی کر میری مجلس میں آجائے - تو میرا جی متلانے لگتا ہے

ذیل کا مضمون فائدہ عام کیواسطے درج کیا جاتا ہے -

پھرے گھر گھر کسی نے دی نہ ایک آتش کی چنگاری
سزا اس خبث اعمالی کی پائے جسکا جی چاہیئے

(ایک حقہ نوش)

تمباکو نہ کھاؤ نہ پیؤ نہ چھوؤ نہ کسی کو دو

تمباکو کا دستور ہندوستان میں مختلف صورتوں میں ایسا رواج پاگیا ہے - کہ جس طرح سے روٹی کھانا اور پانی پینا یا ہوا میں سانس لینا جسمانی زندگی کیلئے ضروری ہے - اسی طرح سے تمباکو کے استعمال کنندگان کیلئے اس کا استعمال کسی نہ کسی صورت میں امر لازمی ہے - تمباکو ایک زہریلی نباتات ہے جس کے پتوں کو مختلف صورتوں میں استعمال کیا جاتا ہے - بعض اصحاب مختلف مصالحہ ملا کر یا اس کو دھو کر یا رنگ کر زردہ یعنے کھانے کے تمباکو کے طور پر استعمال کرتے ہیں - دوسرے اصحاب اس کو کوٹ کر معمولی کڑوا تمباکو - میٹھا - یا خمیرا بنا کر استعمال کرتے ہیں - آجکل کی نئی روشنی کے بگڑے اس کو ایک تیسری صورت میں جس کو چرٹ کہتے ہیں - استعمال کرتے ہیں - تمباکو میں زہر کی مقدار بہت ہے - حتیٰ کہ ایک پونڈ (آدھ سیر) تمباکو میں اس قدر زہر (جس کو نکوٹین کہتے ہیں) ہوتی ہے کہ کسی آدمی کو

کے ہلاک کرنے کیلئے کافی ہے +

جس شخص نے انسانی جسم کی ساخت وبناوٹ کا حال پڑہا ہے۔ وہ خصوصًا ۔ اور عام ذی شعور عمومًا یہ بخوبی جانتے ہیں کہ فی زمانہ جو تمباکو کا استعمال ترقی کر رہا ہے۔ یہ ملک میں نہایت ہی مہلک ہے۔ کیونکہ ہند کا کئی کروڑ روپیہ اس بلائے ناگہانی کے لیے صرف ہوتا اور ایک معنوں میں جلایا جاکر دہوئیں کے راہ اُڑا دیا جاتا ہے۔ یا تھوک کے راستہ بدنما داغوں میں سڑک اور کمروں کی زینت کو گھٹاتا ہے۔ اور نیز صحت جسمانی کو بڑا نقصان پہونچاتا ہے۔ جو اشخاص اس کو استعمال کرتے ہیں۔ اس کے مختلف وجوہات ہیں۔ مگر سب کے سب بے بنیاد ہوا کرتے ہیں۔ لیکن وہ خواہ کچھ ہی کہیں اس کا استعمال ان کی صحت کو روز بروز ابتر کرتا چلا جاتا ہے +

تمباکو کھانے کی عادت بھی بہت خراب ہے۔ اول تو منہ میں ایک ایسی چیز کو چبانا پڑتا ہے۔ جو نہایت ہی گندے کیڑے کھاسکتے ورنہ اور کوئی ذی روح اس کو کھا نہیں سکتا۔ مثلاً کہتے ہیں کہ تمباکو کو گدھا بھی نہیں کھا سکتا۔ جو تمام دنیا کا گند اور خرابی ہضم کر سکتا ہے۔ دوسرے کھانیوالے کا منہ ہمیشہ چوبچہ کی طرح سے تھوک سے بھرا رہتا ہے۔ جس سے اسقدر سخت بدبو آتی ہے کہ کہ بیٹھنے والے سے برداشت ہونی ناممکن ہے۔ اور پھر اس کی پیک جہاں پڑتی ہے۔ وہیں داغ پڑ جاتا ہے۔ تمباکو کھانیوالے کے کپڑے داغ سے پُر۔ اس کا کمرہ تمام داغوں سے بھرا ہوا۔ اس کی گذرگاہ یا اور جس جگہ اس کا مبارک قدم جاتا ہے داغوں سے گلزار ہوتی ہے اور سوسائٹی کو عام طور پر یہ ناقابل برداشت خرابی صرف چند اشخاص کی دلی ناجائز تمنا کے پورا ہونے کی خاطر اُٹھانی پڑتی ہے۔ یہ مانا کہ بہت سے اصحاب ذرا سلیقہ سے اس کا استعمال کرتے ہیں۔ اور جگہ جگہ نہیں تھوکتے۔ مگر پھر بھی ان کے منہ کی گندہ بدبو تو کہیں جا نہیں سکتی +

جو اصحاب اس کو کوٹ کر پیتے ہیں۔ وہ ایک طرح سے تو ذرا کم گندگی پھیلاتے ہیں۔ اور دوسری طرح سے اس سے بھی زیادہ۔ یعنے کھانیوالا تو صرف تھوک تھوک کر اپنی بیماری دوسروں کے راستہ میں پھیلاتا ہے۔ اور پینے والا تمام ہوا کو جو پرماتمانے ایسی پاک اور صاف بنائی ہے۔ خراب کر کے لوگوں کی صحت کو خراب کرتا ہے۔ البتہ اس کے کپڑوں پر یا راستہ میں لال لال بدنما دھبہ نہیں پڑتے۔ مگر کچھ عرصہ بعد اس کے منہ سے بھی تھوک جاری ہو جاتا ہے۔ اور طرح طرح کے امراض حملہ آور ہوتے ہیں +

تیسری شئے چرٹ ہے یہ نہایت ہی مضر ہے۔ تمباکو کا کھانا اور پینا اتنا نقصان نہیں پہونچاتے۔ جتنا چرٹ کا پینا صحت کیلئے مضر ہے۔ وجہ تو صاف ہے کہ چرٹ میں آگ منہ کے قریب ہوتی ہے اور اس کا گرم گرم دھواں حلق کو جلاتا ہوا سینہ تک خبر لیتا ہے۔ علاوہ ازیں چرٹ میں بسا اوقات سپرٹ اوف الکاہل کا بھی استعمال ہوتا ہے۔ جو شراب کا تیزاب ہے۔ چرٹ جیسی گندی شے کوئی نہ ہوگی۔ ولایت میں بیشمار لڑکوں کا یہ پیشہ ہے کہ وہ گلیوں میں سے آدھے پئے ہوئے چرٹ یا اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑے جہانتک مل سکتے ہیں۔ اکٹھے کر کے دوکانداروں کے پاس فروخت کرتے ہیں۔ وہ دوکاندار ان کو کوٹ کر پھر تمباکو میں ملا دیتے ہیں۔ اور یہ پھر چرٹ کے نئے جنم میں آکر بازار میں فروخت ہوتے ہیں۔ اس طرح سے ہزارہا قسم کے بیماری کے کیڑے ادہر ادہر پھیلتے ہیں۔ اور عمومًا پینے والوں کی صحت کو خراب کرتے ہیں +

جس شخص نے اول ہی اول چرٹ ایجاد کیا تو جب وہ تجربے کے طور پر خود اس کو پی رہا تھا اس کے نوکر نے یہ خیال کیا کہ آقا کے منہ میں آگ لگی جارہی ہے۔ چنانچہ وہ بھولوں میں پانی ڈالنے کا فوارہ پانی سے بھر کر دوڑا اور سارے کا سارا پانی آقا کے منہ پر ڈال دیا۔ مالک بہت حیران ہوا۔ اور ناراض ہونے لگا۔ مگر نوکر نے دست بستہ عرض کی کہ میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ میرا خیال تھا کہ آپ کے منہ میں آگ لگ رہی ہے۔ مگر آج کسقدر افسوسناک حالت ہے کہ آقا اور نوکر سب کے ہی منہ میں آگ لگ رہی ہے۔ اور پھر کوئی اس کو بجھانیوالا نہیں +

تمباکو کا صحت پر اثر

جیسا اوپر عرض کیا جاچکا ہے۔ تمباکو میں ایک قسم کا زہر ہوتا ہے۔ جس نکوٹین کہتے ہیں۔ تمباکو کوٹنے اور بنانے میں یہ زہر تمباکو کے ساتھ ہی رہتا ہے۔ اور پیک یا دہوئیں کے ذریعہ سے تھوک میں ملکر برابر دل تک پہونچتا ہے۔ اور فضول منہ چلانے کے سبب سے انسان کے منہ کا بہت سا لعاب جو صرف کھانا ہضم کرنیکے لئے پرماتمانے پیدا کیا ہے۔ پانی یا پیک کے ساتھ ساتھ باہر نکل جاتا ہے۔ اس سے قوت معدہ بہت کمزور ہو جاتی ہے۔ اور حقہ اور چرٹ کے پینے والوں کا ہاضمہ بہت ہی جلد خراب ہو جاتا ہے۔ یہ زہر بہت خون میں بھی مل جاتا ہے۔ اور دماغ اور جسم کے تمام حصہ میں آہستہ آہستہ سرایت کرجاتا ہے۔ جس سے کلیجہ سست ہو کر اپنا کام چھوڑ دیتا ہے۔ دل میں جلن دہرکن وغیرہ وغیرہ تو معمولی سی بیماریاں ہیں جو حقہ نوشوں کے گلے کا ہار عمر بھر رہا کرتی ہیں۔

گلے میں خارش ہو جاتی ہے۔ جس کے سبب سے بولنے میں زور پڑتا ہے۔ کھانسی اٹھتی ہے۔ چھاتی کمزور ہو جاتی ہے۔ تھوک دن بدن زیادہ بڑھنے لگتا ہے۔ حتیٰ کہ حقہ نوش کو کچھ عرصے بعد بعض اوقات اپنی عادت پر پچھتانا پڑتا ہے۔ مگر

اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

حقہ نوشوں کو تو گاہ اور چرٹ پینے والوں کو خصوصًا سرطان کی بیماری ہو جاتی ہے جو آخر کار جان لیکر ہی پیچھا چھوڑتی ہے سرطان نہ صرف ہونٹ یا منہ میں ہی ہوتا ہے۔ بلکہ ناک اور معدہ تک میں ہو جاتا ہے۔ اور اس سے جو تکلیف ہے۔ وہ ایسی ناقابل برداشت ہے کہ اس سے پرماتما بچائے رکھیں +

تمباکو میں کچھ اجزا نشیلے اور جوشدار بھی ہیں۔ ان کا اثر دماغ پر شراب کی طرح سے ہوتا ہے۔ چند دنوں میں حقہ نوشوں کی نیند جاتی رہتی ہے۔ اور دماغ کام کرنے سے رہ جاتا ہے شروع میں اگر حقہ نہ ملے تو بدہضمی ہو جاتی ہے۔ اور پیٹ پھول جاتا ہے۔ منہ سے لعاب اور کف جاری ہو جاتا ہے۔ مگر آخر میں حقہ پینے سے یہ بیماری ایک ایک کر کے رجوع ہوتی ہیں اور کمزور صحت والوں کو تو جلدی ہی آدباتی ہیں۔ بھوک بالکل کم ہو جاتی ہے۔ طبیعت سست رہتی ہے۔ سونے کو دل بہت کرتا ہے۔ سوچنے اور غور کرنیکی عادت کم ہو جاتی ہے۔ غرض انسان پھر حقہ کا غلام ہو جاتا ہے۔ اسی سے آہستہ آہستہ شلفہ چرس مدک وغیرہ کی عادت بھی پڑھ جاتی ہے۔ شراب کو اکثر دل چاہتا ہے حقہ نوش کو پان میں تمباکو کھانے کی عادت بہت آسانی سے پڑجاتی ہے۔ اور جب دو طرح سے زہر اندر داخل ہونے لگتا ہے۔ تو صحت کا خدا حافظ +

بعض اشخاص کہدیتے ہیں کہ ہم حقہ شوقیہ استعمال کرتے ہیں اور چاہے جب چھوڑ سکتے ہیں۔ مگر جب ان سے کوئی پوچھے کہ اگر ایسا ہی ہے تو یہ مفت کی علت جو جیبوں سے بھری ہے کیوں شوقیہ پیچھے لگاتے ہو۔ تو کوئی مدلل جواب نہیں دیسکتے۔ عادت پڑتے پڑتے یہ حال ہوتا ہے۔ کہ حقہ پیئے یا تمباکو کھائے بغیر پاخانہ کی حاجت نہیں ہوتی اور نہ ہی کھانا ہضم ہوتا ہے۔ بعض شخص جو غریب ہیں۔ اس عادت بد کے غلام ہو کر صبح ہی گھر گھر کنڈی کھڑکھڑاتے ہیں۔ اور انہیں آگ کی چنگاری کی جگہ سب جگہ سے جہاڑ ہی ملتی ہے۔ یہ عادت کچھ دن بعد ایسی پیچھا پکڑتی ہے۔ کہ پھر اس کا چھوڑنا ناممکن ہو جاتا ہے اور تب انسان کو سوجھتا ہے۔ کہ اپنے پاؤں اسی طرح سے کلہاڑی مارا کرتے ہیں۔ روپیہ کا نقصان تو جسقدر ہوتا ہے اس کا کچھ حد وحساب ہی نہیں۔ جس طرح سے ایک پانی کے گھڑے میں سے بوند بوند پانی ٹپک ٹپک کر گھڑا خالی ہو جاتا ہے۔ اسیطرح سے ایک ایک دو دو پیسہ یا ایک ایک آنہ حساب کر کے حساب کیا جائے۔ تو چالیس یا پچاس برس میں سینکڑوں روپیہ پر نوبت پہنچتی ہے جو اگر غریب اور مستحق لوگوں کو خیرات دیا جاتا تو سینکڑوں ہی کا پیٹ پالتا +

اگر کسی نہ پینے یا نہ کھانے والے شخص کو تمباکو کا استعمال کسی صورت میں کرنا پڑے۔ تو اس کا سر چکرا جاتا ہے قے آتی ہے کھانسی اٹھنے لگتی ہے۔ دل دہڑکتا ہے۔ پسینہ آجاتا ہے جی گھبرا گھبرا کر اُٹھتا ہے ہاتھ پیروں میں کچھ سنسنی سی ہو جاتی ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے۔ کہ زہر کا اثر اچانک اس کے اچھوتے خون میں ہوتا ہے۔ مگر جب عادت پڑجاتی ہے تو یہ حالت کچھ عرصے کیلئے نہیں رہتی۔ مگر جب صحت زیادہ کمزور ہوتی ہے تو حقہ پینے ہی سے یہ ساری بیماریاں عود کر آتی ہیں +

اب ذرا سوچو کہ اے حقہ یا چرٹ پینے اور تمباکو کھانے والو تم اپنا روپیہ برباد کر کے کس طرح سے اپنی صحت کا خون کر رہے ہو۔

زر دادن و دردِ سر خریدن

یہی تو ہے۔ آج ہی اس بدعادت سے پیچھا چھڑاؤ ورنہ وہ نوبت آئے گی۔ کہ پاخانے کے قدمچہ پر جب تک حقہ نہ پیتے رہو گے رفع حاجت ناممکن ہوگی۔ ایسی گندہ زندگی سے جلد اکتا جاؤ گے۔ آج اس بد عادت کو چھوڑ سکتے ہو۔ کل کا انتظار فضول ہے۔ ایک ڈاکٹر کا قول ہے کہ ادرک کے زیادہ استعمال سے تمباکو کا کھانا اور پینا جلد ہی چھوٹ جاتا ہے۔ ادرک مفید چیز ہے۔ جب حقہ کی حاجت ہو ادرک استعمال کرو تو جلدی اس بلائے ناگہانی سے چھٹکا پاؤ گے تم گناہ سے چھٹکارا پانا چاہتے ہو۔ پہلے اس گندہ عادت کو تو ترک کردو۔ پرماتما اشیرباد کریں کہ لوگ اس بلائے سے نجات پاویں +

(برمھ پرچارک)

درخواست جنازہ۔ [illegible] صاحب [illegible] +

کے ہلاک کرنے کیلئے کافی ہے +

جس شخص نے انسانی جسم کی ساخت و بناوٹ کا حال پڑھا ہے۔ وہ خصوصاً۔ اور عام ذی شعور عموماً بخوبی جانتے ہیں کہ فی زمانہ جو تمباکو کا استعمال ترقی کر رہا ہے۔ ملک میں نہایت ہی مہلک ہے۔ کیونکہ ہند کا کئی کروڑ روپیہ اس بلائے ناگہانی کے لیے صرف ہوتا اور ایک معنوں میں جلایا جاکر دہوئیں کے راہ اُڑا دیا جاتا ہے۔ یا تھوک کے راستہ بدنما داغوں میں سڑک اور مکروں کی زینت کو گھٹاتا ہے۔ اور نیز صحت جسمانی کو نقصان پہونچاتا ہے۔ جو اشخاص اس کو استعمال کرتے ہیں۔ اس کے مختلف وجوہات ہیں۔ مگر سب کے سب بے بنیاد و بنایا کرتے ہیں۔ لیکن وہ خواہ کچھ ہی کہیں اس کا استعمال ان کی صحت کو روز بروز ابتر کرتا چلا جاتا ہے +

تمباکو کھانے کی عادت بھی بہت خراب ہے۔ اول تو منہ میں ایک ایسی چیز کو چبانا پڑتا ہے۔ جو نہایت ہی گندے کیڑے کھا سکتے ورنہ اور کوئی ذی روح اس کو کھا نہیں سکتا۔ مثلاً کہتے ہیں کہ تمباکو کو گدھا بھی نہیں کھا سکتا۔ جو تمام دنیا کا گند اور خرابی ہضم کر سکتا ہے۔ دوسرے کھانیوالے کا منہ ہمیشہ چپچپا کی طرح سے تھوک سے بھرا رہتا ہے۔ جس سے اسقدر سخت بدبو آتی ہے کہ کہ بنوالے سے برداشت ہونی ناممکن ہے۔ اور پھر اس کی پیک جہاں پڑتی ہے۔ وہیں داغ پڑ جاتا ہے۔ تمباکو کھانیوالے کے کپڑے داغ سے پُر۔ اس کا کمرہ تمام داغوں سے بھرا ہوا۔ اس کی گذرگاہ یا اور جس جگہ اس کا مبارک قدم جاتا ہے داغوں سے گلزار ہوتی ہے اور سوسائٹی کو عام طور پر یہ ناقابل برداشت خرابی صرف چند اشخاص کی دلی ناجائز تمنا کے پورا ہونے کی خاطر اُٹھانی پڑتی ہے۔ یہ مانا کہ بہت سے اصحاب ذرا سلیقہ سے اس کا استعمال کرتے ہیں۔ اور جگہ جگہ نہیں تھوکتے۔ مگر پھر بھی ان کے منہ کی گندہ بدبو تو کہیں جا نہیں سکتی +

جو اصحاب اس کو گوٹ کر پیتے ہیں۔ وہ ایک طرح سے تو ذرا کم گندگی پھیلاتے ہیں۔ اور دوسری طرح سے اس سے بھی زیادہ۔ یعنے کھانیوالا تو صرف تھوک کر اپنی بیماری دوسروں کے راستہ میں پھیلاتا ہے۔ اور پینے والا تمام ہوا کو جو پرماتمانے ایسی پاک اور صاف بنائی ہے۔ خراب کر کے لوگوں کی صحت کو خراب کرتا ہے۔ البتہ اس کے کپڑوں پر یا راستہ میں لال لال بدنما دھبہ نہیں پڑتے۔ مگر کچھ عرصہ بعد اس کے منہ سے بھی تھوک جاری ہو جاتا ہے۔ اور طرح طرح کے امراض حملہ آور ہوتے ہیں +

تیسری شے چرٹ ہے یہ نہایت ہی مضر ہے۔ تمباکو کا کھانا اور پینا اتنا نقصان نہیں پہونچاتے۔ جتنا چرٹ کا پینا صحت کیلئے مضر ہے۔ وجہ تو صاف ہے کہ چرٹ میں آگ منہ کے قریب ہوتی ہے اور اس کا گرم گرم دھواں حلق کو جلاتا ہوا سینہ تک خبر لیتا ہے۔ علاوہ ازیں چرٹ میں بسا اوقات سپرٹ اوف الکاہل کا بھی استعمال ہوتا ہے۔ جو شراب کا تیزاب ہے۔ چرٹ جیسی گندی شے کوئی نہ ہوگی۔ ولایت میں بیشمار لڑکوں کا یہ پیشہ ہے کہ وہ گلیوں میں سے آدھے پیئے ہوئے چرٹ یا اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑے جہانتک مل سکتے ہیں۔ اکٹھے کر کے دوکانداروں کے پاس فروخت کرتے ہیں۔ وہ دوکاندار ان کو گوٹ کر پھر تمباکو میں ملا دیتے ہیں۔ اور یہ پھر چرٹ کے نئے جنم میں آکر بازار میں فروخت ہوتے ہیں۔ اس طرح سے ہزارہا قسم کے بیماری کے کیڑے ادھر ادھر پھیلتے ہیں۔ اور عموماً پینے والوں کی صحت کو خراب کرتے ہیں +

جس شخص نے اول ہی اول چرٹ ایجاد کیا تو جب وہ تجربے کے طور پر خود اس کو پی رہا تھا اس کے نوکر نے یہ خیال کیا کہ آقا کے منہ میں آگ لگی جا رہی ہے۔ چنانچہ وہ بھولوں میں پانی ڈالنے کا فوارہ پانی سے بھر کر دوڑا اور سامنے کا سارا پانی آقا کے منہ پر ڈال دیا۔ مالک بہت حیران ہوا۔ اور ناراض ہونے لگا۔ مگر نوکر نے دست بستہ عرض کی کہ میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ میرا خیال تھا کہ آپ کے منہ میں آگ لگ رہی ہے۔ مگر آج کسقدر افسوسناک حالت ہے کہ آقا اور نوکر سب کے ہی منہ میں آگ لگ رہی ہے۔ اور پھر کوئی [illegible] کو بجھانیوالا نہیں +

تمباکو کا صحت پر اثر

جیسا اوپر عرض کیا جا چکا ہے۔ تمباکو میں ایک قسم کا زہر ہوتا ہے۔ جس نکوٹین کہتے ہیں۔ تمباکو کوٹنے اور بنانے میں یہ زہر تمباکو کے ساتھ ہی رہتا ہے۔ اور پیک یا دھوئیں کے ذریعہ سے تھوک میں ملکر برابر دل تک پہونچتا ہے۔ اور فضول منہ چلانے کے سبب سے انسان کے منہ کا بہت سا لعاب جو صرف کھانا ہضم کرنیکے لئے پرماتمانے پیدا کیا ہے۔ پانی یا پیک کے ساتھ ساتھ باہر نکل جاتا ہے۔ اس سے قوت معدہ بہت کمزور ہو جاتی ہے۔ اور حقہ اور چرٹ کے پینے والوں کا ہاضمہ بہت ہی جلد خراب ہو جاتا ہے۔ یہ زہر بہت خون میں بھی مل جاتا ہے۔ اور دماغ اور جسم کے تمام حصہ میں آہستہ آہستہ سرایت کر جاتا ہے۔ جس سے کلیجہ سست ہو کر اپنا کام چھوڑ دیتا ہے۔ دل میں جلن دہرکن وغیرہ وغیرہ تو معمولی سی بیماریاں ہیں جو حقہ نوشوں کے گلے کا ہار عمر بھر رہا کرتی ہیں۔

گلے میں خراش ہو جاتی ہے۔ جس کے سبب سے بولنے میں زور پڑتا ہے۔ کھانسی اٹھتی ہے۔ چھاتی کمزور ہو جاتی ہے۔ تھوک دن بدن زیادہ بڑھنے لگتا ہے۔ حتیٰ کہ حقہ نوش کو کچھ عرصے بعد بعض اوقات اپنی عادت پر پچھتانا پڑتا ہے۔ مگر

اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

حقہ نوشوں کو عموماً اور چرٹ پینے والوں کو خصوصاً سرطان کی بیماری ہو جاتی ہے جو آخر کار جان لیکر ہی پیچھا چھوڑتی ہے سرطان نہ صرف ہونٹ یا منہ میں ہی ہوتا ہے۔ بلکہ ناک اور معدہ تک میں ہو جاتا ہے۔ اور اس سے جو تکلیف ہے۔ وہ ایسی ناقابل برداشت ہے کہ اس سے پرماتما بچائے رکھیں +

تمباکو میں کچھ اجزا نشیلے اور جوشدار بھی ہیں۔ ان کا اثر دماغ پر شراب کیطرح سے ہوتا ہے۔ چند دنوں میں حقہ نوشوں کی نیند جاتی رہتی ہے۔ اور دماغ کام کرنیسے رہ جاتا ہے شروع میں اگر حقہ نہ ملے تو بدہضمی ہو جاتی ہے۔ اور پیٹ پھول جاتا ہے۔ منہ سے لعاب اور کف جاری ہو جاتا ہے۔ مگر آخر میں حقہ پینے سے یہ بیماری ایک ایک کر کے رجوع ہوتی ہیں اور کمزور صحت والوں کو تو جلدی ہی آدبا لیتی ہیں۔ بھوک بالکل کم ہو جاتی ہے۔ طبیعت سست رہتی ہے۔ سونے کو دل بہت کرتا ہے۔ سوچنے اور غور کرنیکی عادت کم ہو جاتی ہے۔ غرض انسان پھر حقہ کا غلام ہو جاتا ہے۔ اسی سے آہستہ آہستہ شگفہ چرس مدک وغیرہ کی عادت بھی پڑ جاتی ہے۔ شراب کو اکثر دل چاہتا ہے حقہ نوش کو پان میں تمباکو کھانے کی عادت بہت آسانی سے پڑ جاتی ہے۔ اور جب دو طرح سے زہر اندر داخل ہونے لگتا ہے۔ تو صحت کا خدا حافظ +

بعض اشخاص کہدیتے ہیں کہ ہم حقہ شوقیہ استعمال کرتے ہیں۔ جب چاہیں جب چھوڑ سکتے ہیں۔ مگر جب ان سے کوئی پوچھے کہ اگر ایسا ہی ہو تو یہ مفت کی علت جو عیبوں سے بھری ہے کیوں شوقیہ پیچھے لگا رکھی ہے تو کوئی مدلل جواب نہیں دیسکتے۔ عادت پڑتے پڑتے یہ حال ہوتا ہے۔ کہ حقہ پیئے یا تمباکو کھائے بغیر پاخانہ کی حاجت نہیں ہوتی اور نہ ہی کھانا ہضم ہوتا ہے۔ بعض شخص جو غریب ہیں۔ اس عادت بد کے غلام ہو کر صبح ہی گھر گھر گندی کھڑکھڑاتے ہیں۔ اور انہیں آگ کی چنگاری کی جگہ سب جگہ سے جھاڑ ہی ملتی ہے۔ یہ عادت کچھ دن بعد ایسی پیچھا پکڑتی ہے۔ کہ پھر اس کا چھوڑنا ناممکن ہو جاتا ہے اور تب انسان کو سوجھتا ہے۔ کہ اپنے پاؤں اسی طرح سے کلہاڑی مارا کرتے ہیں۔ روپیہ کا نقصان تو جسقدر ہوتا ہے اس کا کچھ حد و حساب ہی نہیں۔ جس طرح سے ایک پانی کے گھڑے میں سے بوند بوند پانی ٹپک ٹپک کر گھڑا خالی ہو جاتا ہے۔ اسیطرح سے ایک ایک دو دو پیسہ یا ایک ایک آنہ حساب کر کے حساب کیا جائے۔ تو چالیس یا پچاس برس میں سینکڑوں روپیہ پر نوبت پہنچتی ہے جو اگر غریب اور مستحق لوگوں کو خیرات دیا جاتا تو سینکڑوں ہی کا پیٹ پالتا +

اگر کسی نے پینے یا نہ کھانے والے شخص کو تمباکو کا استعمال کسی صورت میں کرنا پڑے۔ تو اس کا سر چکرا جاتا ہے قے آتی ہے کھانسی اٹھنے لگتی ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ پسینہ آجاتا ہے جی گھبرا گھبرا کر اٹھتا ہے ہاتھ پیروں میں بےچینی سی ہو جاتی ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے۔ کہ زہر کا اثر اچانک اس کے اچھے خون میں ہوتا ہے۔ مگر جب عادت پڑ جاتی ہے تو یہ حالت کچھ عرصے کیلئے نہیں رہتی۔ مگر جب صحت زیادہ کمزور ہوتی ہے تو حقہ پینے ہی سے یہ ساری بیماریاں عود کر آتی ہیں +

اب ذرا سوچو کہ اے حقہ یا چرٹ پینے اور تمباکو کھانے والو تم اپنا روپیہ برباد کر کے کس طرح سے اپنی صحت کا خون کر رہے ہو۔

زر دادن و درد سر خریدن

یہی تو ہے۔ آج ہی اس بدعادت سے پیچھا چھڑاؤ ورنہ وہ نوبت آئے گی۔ کہ پاخانے کے قدمچہ پر جب تک حقہ نہ پیتے رہو گے رفع حاجت ناممکن ہو گی۔ ایسی گندہ زندگی سے جلد اکتا جاؤ گے۔ آج اس بدعادت کو چھوڑ سکتے ہو۔ کل کا انتظار فضول ہے۔ ایک ڈاکٹر کا قول ہے کہ ادرک کے زیادہ استعمال سے تمباکو کا کھانا اور پینا جلد ہی چھوٹ جاتا ہے۔ ادرک مفید چیز ہے۔ جب حقہ کی حاجت ہو ادرک استعمال کرو تو جلد ہی اس بلائے ناگہانی سے چھٹکارا پاؤ گے تم گناہ سے چھٹکارا پانا چاہتے ہو۔ پہلے اس گندہ عادت کو تو ترک کردو۔ پرماتما آشیرباد کریں کہ لوگ اس بلائے سے نجات پاویں + [illegible]

درخواست جنازہ۔ عبدالغفار صاحب [illegible] اپنے والد [illegible] کیلئے نماز جنازہ کی درخواست کرتے ہیں +

نصیحت صادق

جناب میر قاسم علی صاحب نے رسالہ احمدی میں جو نظم ابن خزرجو کے متعلق لکھی ہے۔ اس کے جواب میں ابن خزرجو نے بھی ایک نظم کسی سے لکھوا کر اپنے اخبار اہلحدیث مورخہ ۳۱ مارچ میں درج کی ہے۔ اس کے جواب الجواب میں کئی ایک دوستوں نے پرجوش نظمیں لکھکر ہمارے پاس ارسال کی ہیں۔ ہم نے ان کو شکریہ کیساتھ واپس کرتے ہوئے ناظمین کو صلاح دی ہے کہ یہ نظمیں رسالہ احمدی کیلئے زیادہ موزون ہونگی۔ لیکن ان میں سے ایک نظم بطور نمونہ درج بدر کرنیکے واسطے رکھ لی ہے۔ جو جناب صادق ... ڈیرہ کیطرف سے آئی ہے۔ کیونکہ رسالہ احمدی ماہواری ہے۔ اور اہل حدیث کو کچھ جواب جلدی بھی ملنا چاہیئے۔ علاوہ ازیں یہ نظم ایک نہایت ہی متین اور سنجیدہ مزاج بزرگ کی ہے۔ اور اگرچہ فریق مخالف کا نفس مضمون ہی ایسا ہو کہ اگرچہ اسکا ایک شعر بھی اسے دوہرا کر واپس دیا جاوے۔ تب بھی انسان کو اپنی متانت سے کسی قدر تنزل کرنا پڑتا ہے۔ تاہم جناب صادق کو شاباش ہے کہ انہوں نے بہت احتیاط سے کام لیا ہے۔ نظم درج ذیل ہے۔ (اڈیٹر)

سنو اے شیخ نجدی کے مریدو اب ہے کیا باقی
سنو اے منکرو! احمدیوں کا خدا! باقی
ملا جو نور تھا مرزا کو احمدؐ کی غلامی سے
وصال میرزا سے کاروبار حق کا کیا بگڑا
بحمد اللہ ہے اولاد احمد زینت عالم
یہ بدر اور الحکم تشحیذ الاذہان نور اور ریویو
نظر آتا ہے حق کا نور الحق کے تجلّے سے
ہوا تائید حق سے احمدیّہ مدرسہ قایم
نیا اک بورڈنگ اب بن رہا ہے جسکو دیکھوگے
بنی نو مسلموں کی سعی سے جو سادہ سنگت ہو
نیا مہمانخانہ بن گیا لنگر بھی قایم ہے
وہی سب کارخانہ ہے ترقی پر زمانہ سے
ہمارے سلسلہ کو روز افزوں اب ترقی ہے
وہی تعلیم مہدی ہو رہی ہے ہادیئے عالم
وہی تفسیر قرآنی جو اک بحر معارف ہو
ابھی ہم میں ہے احسن سا محدث متقی فاضل
مبارک سا ہو فاضل آج بھی ہم احمدیوں میں
کمال الدین سے ہیں خوش بیاں سحر البیاں ہم میں
وفات میرزا سے کیا ہوا ان کا مشن مردہ؟

ہمیں ہیں وارث علم نبی ہم میں ہی ملہم ہیں
ملا ہے مغز قرآں ہم کو تمنے ہڈیاں پائیں!
جری اللہ کی تکذیب پر ہو تم کمر بستہ!
پڑھو قرآن کو دیکھو مکذب جتنے گذرے ہیں
تمہارا بھی یہی انجام ہوگا اے سیہ بختو!
تمہاری نکتہ چینی سے یہو دیت ٹپکتی ہے
یہودوں نے بھی عیسےٰ پر لگائی عشق کی تہمت
خدا کے حکم سے نبیوں کے سارے کام ہوتے ہیں
نکاح آسمانی کا تھا جو الہام - شرطی تھا
عذاب اللہ ٹل جاتا ہے استغفار سے بیشک
ہوا جب موت احمد بیگ کا الہام یہ سچا!
غرض اصلاح ہوتی ہو - وعید نہیں یہ حکمت ہے
خدا پر افترا کرتا ہے جو ناکام مرتا ہے
بھلا ملتی ہے چالیس سال مہلت مفتری کو بھی؟

سمجھ جاؤ اگر تم میں ہے کچھ فہم و ذکا باقی
دلوں میں احمدیوں کے ہے حب مصطفےٰ باقی
ہمارے دل میں ہے اب تک ہی نور خدا باقی
خدا کے فضل سے ہے جانشین ...... میرزا باقی
بفضل اللہ ہے محمود سا اک مقتدا باقی
خدا بخش جہاں ہیں حشر تک جن کی ضیا باقی
ابھی قاسم ہے خالد سا جری شیر خدا باقی
وہ پہلا مدرسہ بھی ہے بفضل کبریا باقی
تو پھر اے منکرو خود جان لوگے اب کیا باقی
رہیں گی کوششیں اسکی زمانہ میں سدا باقی
تمہیں بھی علم ہے کہتے ہو لیکن اب ہے کیا باقی
غرض نبیوں کے مرنے پر جو رہتا ہو رہا باقی
مٹا سارا تمہارا حوصلہ کیا رہ گیا باقی
ہدایت کے لئے جو در کھلا تھا ہے کھلا باقی
ابھی جاری ہے سرور سا لبیب نکتہ زا باقی
ابھی ہم میں ہے روشن سا ادیب خوشنوا باقی
ابھی ہر فضل احمدؐ حبر شرع مصطفےٰ باقی
ہمیں ہیں صدر دین جیسے ہی صدر اذکیا باقی
تھا پہلے ایک مرزا اب ہیں لاکھوں میرزا باقی
ہمیں میں رہ گیا ہے علم و زہد و اتقا باقی
اسی سے تم میں ہے اب تک شعار اشقیا باقی
مگر تم میں سے پیلوں کا بتاؤ کیا رہا باقی
مٹے نام و نشاں ان کے نہیں اُن کا پتہ باقی
شرارت کا اگر تم میں رہا یہ ولولا باقی
ہوا ثابت کہ تم میں ہے وہی خوئے جفا باقی
کیا جتنے وہ پورا ان سے جو کچھ رہگیا باقی
وہ اپنے نفس سے ہوتے ہیں فانی با خدا باقی
خدا نے کر دیا فسخ اس کو پھر کیوں ہے گلا باقی
پڑھو یونس کا قصہ شک ہو دلمیں گر ذرا باقی
نہ اس کے اہل کے دلمیں رہا خوف خدا باقی
سمجھ لے اب اگر ہے تجھ میں کچھ فہم و رسا باقی
نہیں رہنا جہاں میں تجھ سے بھی اسکا سلا باقی
ذرا ثابت تو یہ کردو اگر ہو کچھ حیا باقی

اگر تیئس برس پاجائے ایسا مفتری مہلت
یہی معیار الیاہے کہ جس سے حق و باطل میں
ہوا جب اس طرح پر صدق شان میرزا ثابت
صداقت جب ہوئی ظاہر تو پھر تکذیب ہے آفت
عیاں ہے نکتہ چینوں کی بطالت اس طرح سب پہ
ہر اک پیشینگوئی آپ کی پوری ہوئی ہوگی
ہوا جو حال عبد الحق کا وہ دنیا پہ ظاہر ہے
سمجھتا ہے جسے تو شیر وہ گیدڑ سے بدتر ہے
مباہل کب ہوا بزدل اُسے جرأت ہوی کسدن
گریبان میں ذرا منہ ڈال کر اے نجدیو سوچو
یہ کیسی بہکی باتیں ہیں تم اب ہو منتظر کس کے
دم عیسےٰ سے کشتہ کا نشاں گر ڈھونڈتے ہو تم
گھٹا حسرت کی ہر دم قبر پر اس کے برستی ہو
سراسر سنہ کی کھاتے ہو مگر کچھ ڈھیٹھ ہو ایسے
تمہیں پر منحصر ہے اس کمی کو اب کردو پورا
صریح و صاف دکھلائے نشان اللہ نے کیسے
کہا تھا قادیاں میں جو سماجی بننے بدنیت
نہ مانی جسنے حق باتیں بہانہ کرکے جو بھاگا
چھپا ہے حال اخبار و نہیں لکھا ہے کتابوں میں
تمہارا شیر قالیں اور اسکا پیر شیخ الکل
وفات مثل عیسیٰ تھی جو منہاج نبوت پر
پریرخ مولوی بنے رامپور میں جو کیئے عزنے
جواب اُسکا نہ لکھا مولوی فاضل نے کچھ اب تک
وطن میں تیسیں تنبیہ میں سارا حال لکھا ہے
شرایط کی نہ کی پرواہ اُترا بد زبانی پر
پہلے پھولیگا ہر دم باغ احمدؐ فضل یزداں سے
خزاں آئیگی ہے اب گلشن تکذیب میں بیشک
مزخرف اور خرافات ثناء اللہ میں ہے کیا؟
ابھی تشحیذ میں لکھا ہے اکمل نے جواب اسکا
(۱) مرقع پر جو لکھا فضل دین نے ہے جزا اسکی
ستانا گالیاں دینا تمہارا کام ہے لوگو!
بہت کچھ گالیاں دلوائی تمہیں دلّی کے بھکڑنے
(۲) عداوت نور دین سے ہے جو شیر چشم لوگوں کو
شریفوں میں نہیں کچھ کام ہے بگڑی اوچھالوں کا
گرے مردے اکھڑواتے ہیں جتنے بد زبانوں نے
اگر کچھ پوچھنا ہو پوچھ لو لیکن شرافت سے
مہذب بن کے تم احقاق حق کیا کر نہیں سکتے
نصیحت مان لو صادق کی چھوڑ دو تم یہ بھکڑپن

تو پھر اسلام کا بتلاؤ رہتا ہے کیا باقی
محقق کو نہیں رہتا ہے کچھ بھی وسوسا باقی
پھر ان کے مان لینے میں کہو کیا شک رہا باقی
مکذب کیلئے ہے لعنت و قہر خدا باقی
غضب ہے گر ہو ان میں بحث کا پھر حوصلا باقی
ہے منہاج نبوت صدق کا عقدہ کشا باقی
مگر ہاں ڈاکٹر کذاب بننے کو رہا باقی
بجز روباہ بازی کے ہے اس میں کیا رہا باقی
شریفو ہیں اگر ہو تم تو کردو یہ ادا باقی
تمہارے شیخ جی یا شیخ کل سے کیا رہا باقی
کبھی کے مرچکے عیسےٰ پھر اب کیا رہگیا باقی
تو سن لو شیخ کل کا ہے جو دنیا میں پتا باقی
نہیں زیر لحد کچھ بھی عفونت کے سوا باقی
کہ ہے اب بیحیائی کا تمہیں بس آسرا باقی
تمہارے شیخ نجدی سے اگر کچھ رہ گیا باقی
مگر اب تک ہے ویسا ہی تمہارا افترا باقی
اُسے ہم جانتے ہیں جانتے ہیں کیا رہا باقی
گلے میں طوق لعنت اس کے بیشک رہگیا باقی
رہیگا تا قیامت اسکی قسمت کا لکھا باقی
ہوئے مغلوب دونوں رہگیا یہ تذکرہ باقی
یہودی خصلتوں کا ہے اسی سے تو گلا باقی
ہے اک ریویو اور نمبر بلاد میں لکھا ہوا باقی
نہ اسکے ہیچ گو یو نہیں رہا کچھ ناطقہ باقی
مگر پھر بھی ہے کذابوں کا اب تک افترا باقی
ہر پریرخ مولوی میں ہے پرانی یہ ادا باقی
رہیگا اب مکذب کا نہ اک بیٹا ہرا باقی
کر دیل للکذب کا ہے آوازہ سدا باقی
کہ جس کے رد کا ہے اسکے چیلوں کا گلا باقی
لکھو اب تم اگر تم میں ہے کچھ بھی حوصلہ باقی
چھپا تو کس رقم کا ہے ابتک فیصلا باقی
کیا ہے نے تو دفع شر کریں گے جو رہا باقی
ہے جسکا آسمانی فیصلہ میں تذکرا باقی
نہیں ظلمت کے فرزندوں میں کچھ نور ضیا باقی
ارے او کشتہ زنداں کی ہے ایسوں کو سزا باقی
سیہ بختی سے اب تک ہے یہ تم میں ولولہ باقی
بنو رہتی ہے شائستگی کا پھل سدا باقی
بنو ایسے ہی گر تہذیب کا ہے ادعا باقی
زباں کو تھام لو اب بھی اگر ہے اتقا باقی

ضرورت ناطہ

ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۱۷ سالہ قوم زمیندار وڑائچ ساکن راجیکے ضلع گجرات حال مدرس مدرسہ موضع رسول ضلع گجرات جو نہایت ہی صالح اور خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جن کی علاوہ زمینداری آمد کے ۱۹ روپیہ ماہوار تنخواہ ہے کسی احمدی زمیندار خاندان سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ جو صاحب پسند فرماویں دفتر بدر میں اطلاع دیں +

(۲) ایک احمدی نوجوان غریب الطبع قوم کا آرائیں ضلع گجرات کا باشندہ ہے۔ عمر ۲۰ سال تنخواہ ستر ۱۷ روپیہ ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم۔ نکاح کا محتاج ہے۔ اہل حاجت سید غلام حسین صاحب و ٹرزری اسسٹنٹ حصار سے خط و کتابت کریں +

محبّت

"مضمون ذیل میں حضرت اکمل نے محبت پر ایسی اعلےٰ انشاء پردازی کی ہے کہ جو ناظرین کے دلوں میں نہ صرف محبت کی محبت بلکہ خود مضمون نویس کی محبت بھی پیدا کر دے تو کیا عجب ہے"
(اڈیٹر)

محبّت! پیاری محبت! تیری دنیا جدا - تیرا جہان الگ تیرا عالم نرالا - جس اہل دل کو دیکھتا ہوں تیرا ہی متوالا ہے تو اس سرزمین کا گیاہ خودرو ہے - جہاں پر مثل سبزہ طور اگتی ہیں زمینوں میں تو وہ گوہر گرانمایہ ہے - کہ جسکی شان میں آیا ہے

ع "یہ وہ گوہر ہے جو ملتا نہیں شاہی خزینوں میں"

تیرے کانٹوں میں پھولوں کی مہک - تیرے جھاڑوں میں سبزوں کی لہک - تیری تاریکی میں نوروں کی ضیا - تیری باریکی میں شان کبریا - تیرے میدانوں میں جنت کا سماں - تیری زمین رشک صد آسمان - تیری پستی میں بلندی کا نشان - اور تیری کمزوری میں قوت کی شان - تیری خوابوں میں بیداری - اور تیری غفلت میں سو ہوشیاری - تیری فنا میں بقا کا عالم - اور تیری جفا میں وفا کا کالم - تیری جہالت پر دانشوری قربان - اور تیرے ظلمت کفر میں نور ایمان - اور تیرے جہل میں طور عرفاں - اور تیری موت میں حیات جاودان - اور تیری زندگی میں مرگ ناگہاں - تیرے ہجر میں وصل کا مزا - اور تیرے گریہ میں ہنسی کی ادا - تیری ابجد خوانی عالم منتہی بنانیوالی - اور تیری بے خبری صد آگہی دلانیوالی - تیری پیری میں شباب کی ترنگ - تیرے بچپن میں بڑھاپے کا رنگ - تیری خاموشی میں سو فریادیں - اور تیری فریادوں میں چپ کی دادیں - تیرا ذرہ ذرہ مہرساماں - اور تیرا قطرہ قطرہ بحر داماں - تیری شمعیں پروانوں پر نثار - اور تیرے پھول بلبلوں کے لئے دلفگار - تیرے بیابانوں میں باغوں کی بہار - اور تیرے ریگستانوں میں سو آبشار -

آ محبّت! پیاری محبّت تو میرے دل کی مصفا شیشی میں عطر بنکر آجا - تو میری شاخ تمنا پر پھول بنکر مہک - اور بلبل بنکر چہک - تو اس زمین میں تخم بنکر آ - اور طوبےٰ بنکے نکل آ - تو میرے رونگٹے رونگٹے میں ایمان بنکر سما جا - اور اعمال صالحہ ہوکر عضو عضو سے ظاہر ہو -

اے محبت میں تیری نسبت کیا کہوں - جبکہ وہ سراپا محبّت جو محب ہوکر آخر محبوب ہوا - کہتا ہے کہ ؎

> اے محبت عجب آثار نمایاں کردی
> زخم و مرہم برہ یار تو آساں کردی
> ہمہ مجموع در عالم تو پریشاں کردی
> ہمہ عشاق تو سرگشتہ و حیراں کردی

اور پھر کیا خوب فرمایا :-

> ہمہ جا شور تو بینم چہ حقیقت چہ مجاز
> سینۂ مشرک و مسلم ہمہ بریاں کردی

اے محبت! اے ناتوانوں کی توانائی! اور شکستہ دلوں کی مومیائی - تو میرے سینے میں بھر جا کہ میں تجھ سے معمور ہوکر [illegible]

ہوتی ہے - تو میری آنکھوں میں نور بنکر آ - تا اس ظلمت کدۂ عالم میں تیری روشنی کیساتھ بخوف و خطر بسر کر سکوں - میں جانتا ہوں کہ تو وہ شراب ہے - جسکا خمار اعضاء شکن ہے - تو وہ گل نوبہار ہے جسکے ساتھ کئی کانٹوں کی اُلجھن ہے - مگر میرے محبوب نے سچ کہا ؎

> (۱) واہ رے باغ محبت موت جسکی رہ گذار
> وصل یار اس کا ثمر پر ارد گرد اس کے ہیں خار

لوگ کہتے ہیں کہ محبت قید بے زنجیر ہے - مگر یہ قید کیا ہی دلپذیر ہے - جس پر سو آزادیاں نثار - اور یہ بربادی کیا ہی وجد انگیز - لطف خیز ہے - جس پر ہزار ہا آبادیاں قربان - وہ محبت کی روح رواں - وہ عیث کے آسمان کا مہر درخشاں - فرماتا ہے - اور پھر فرماتا ہے ؎

> (۱) اس جہاں میں خواہش آزادگی بے سود ہے
> اک تیری قید محبت ہے جو کردے رستگار
> (۲) دل جو خالی ہو گداز عشق سے وہ دل ہے کیا
> دل وہ ہے جسکو نہیں ہے دلبر یکتا قرار

اے محبّت! تمام شریعت کے احکام کو بجالا نیوالی - تمام منازل سلوک طے کروانے والی - ایمان کو میوہ نورس بنا نیوالی - ایک تو ہی تو ہے - چنانچہ ایک تجربہ کار نے کہا ہے اور حق کہا ہے ؎

> نقر کی منزل کا ہے اول قدم نفی وجود
> (۱) پس کرو اس نفس کو زیر و زبر از بہر یار
> تلخ ہوتا ہے ثمر جب تک کہ ہو وہ ناتمام
> (۲) اس طرح ایماں بھی ہے جب تک نہ ہو کامل پیار
> تیرے منہ کی بھوک نے دل کو کیا زیر و زبر
> (۳) اے میرے فردوس اعلےٰ اب گرا مجھ پر ثمار
> باغ میں تیری محبت کے عجب دیکھے ہیں پھل
> (۴) ملتے ہیں مشکل سے ایسے سیب اور ایسے انار
> تیرے بن اے میری جاں یہ زندگی کیا خاک ہے
> (۵) ایسے جینے سے تو بہتر مر کے ہوجانا غبار -

اے محبّت! وہ تو ہی ہے - جو آدھی رات کو تہجد کیلئے اُٹھائے وہ تو ہی ہے جو سارا مال خدا کی راہ میں دلوائے - ہاں! وہ تو ہی ہے جو گھر بار چھوڑائے ؟ اور وطن سے بے وطن کرائے بڑے بڑے امیروں کو فقیر بنائے - سارا سارا دن بھوکا پیاسا رکھوائے - ہاں وہ تو ہی ہے جس نے جبین مظلوم حسین رضی کو دشت کربلا میں کنبے سمیت پیاسے شہید کرایا - وہ تو ہی ہے جسنے ابوالانبیاء سے اپنے پیارے نوجوان بیٹے کو ذبح کرنیکے لئے لٹوایا - تو نے ہی آگ میں خوشی خوشی ڈلوایا - اور تو نے کسی کو بکریوں کا شبان بنایا - اور کسی سے غنز پروں کو چرد دیا - اور کسی کا سر آرے سے چروایا - سچ ہے ؎

> کون چھوڑے خواب شیریں کون چھوڑے اکل و شرب
> کون لے خار مغیلاں چھوڑکر پھولوں کے ہار
> عشق ہے جس سے ہوں طے یہ سارے جنگل پر خطر
> عشق ہے جو سر جھکا دے زیر تیغ آبدار

اے محبت تو نہ ہو تو نماز ایک محنت روزہ اک مصیبت زکوٰۃ ایک ٹیکس اور حج ایک دشت نوردی ہے ؎

> کون ہے ؟ جسکے عمل ہوں پاک بے انوار عشق
> کون کرتا ہے دعا؟ بن اسکے جس کا دل فگار
> [illegible]

مگر اے محبّت تو ہو تو پھر اسی کے لئے جس کو مخاطب کر کے کہنے والا کہہ گیا ہے ؎

> سو چڑھے سورج نہیں بے روئے دلبر روشنی
> یہ جہاں بے وصل دلبر ہے شب تاریک و تار
> اے میرے پیارے جہاں میں تو ہی ہے اک بےنظیر
> جو ترے مجنوں حقیقت میں وہی ہیں ہوشیار
> اس جہاں کو چھوڑنا ہے تیرے دیوانوں کا کام
> نقد پالیتے ہیں وہ اور دوسرے امیدوار

وہ رات کیا ہی مبارک تھی - جب دو بجے کے قریب میں اپنے نفس کا مطالعہ کر رہا تھا - جب یہ سوال دل میں پیدا ہوا کہ اپنے محبوب لم یزل کے حضور مجھے ابھی حاضر ہونا پڑے تو کیا چیز ہے جو تو پیش کرسکتا ہے - آہ! اس وقت کی ندامت کا پسینہ ابھی تک بہ رہا ہے - اور اس وقت تک میری روح کا ذرہ ذرہ کہ رہا ہے - کچھ بھی نہیں کوئی عمل نہیں - کوئی خوبی نہیں ہاں اگر کچھ ہے تو یہ محبّت - اس روح فرسا جاں گداز گھڑی میں - اگر کوئی چیز میرے لئے موجب تسلی تھی تو یہی کہ الحمدللہ میرا دل بھی محبت سے خالی نہیں - پھر اس غم میں سہارا اگر دینے والے تھے تو یہ اشعار جو اس قابل ہیں کہ جھوم جھوم کر پڑھے جائیں - اور دل ہی دل میں مزا اٹھائیں -

> دوستی بھی ہے عجب جس سے ہوں آخر دوستی
> آملی الفت سے الفت ہوکے دو دل پر سوار
> دیکھ لو میل محبت میں عجب تاثیر ہے
> ایک دل کرتا ہے جھک کر دوسرے دلکو شکار
> کوئی رہ نزدیک تر راہ محبت سے نہیں
> طے کریں اس راہ سے سالک ہزاروں دشت و خار
> اس کے پانیکا یہی اے دوستو اک راز ہے
> کیمیا ہے جس سے ہاتھ آجائیگا زر بےشمار
> تیر تاثیر محبت کا خطا جاتا نہیں
> تیر اندازو نہ ہونا سست اس میں زینہار
> ہے یہی اک آگ تا تم کو بچا دے آگ سے
> ہے یہی پانی کہ نکلیں جس سے صدہا آبشار
> اس سے خود آکر ملیگا تم سے وہ یار ازل
> اس سے تم عرفان حق سے پہنوگے پھولوں کے ہار

(اکمل)

عیسائی صاحبان کیواسطے ایک عجیب تحفہ

مضمون کفارہ پر جو دین عیسوی کا ستون ہے ایک سیر کن بحث اس رسالہ میں کیگئی ہے اور سرکاری تقطیع اور طرز خط پر بہت عمدہ چھپوایا گیا ہے - جو صاحبان عیسائیوں کے درمیان مفت تقسیم کرنیکے واسطے خرید کرنا چاہیں ان کو ایک روپیہ میں دس نسخے بھیجے جائیں گے - محصولڈاک اس کے علاوہ ہوگا -

وی پی

جن صاحبان نے قیمت اخبار بدر تا حال نہیں دی ان کے نام ۴ - مئی کا پرچہ وی پی ہوگا - ایک ماہ پہلے اطلاع کی جاتی ہے *

محبّت

"مضمون ذیل میں حضرت اکمل نے محبت پر ایسی اعلےٰ انشاء پردازی کی ہے کہ جو ناظرین کے دلوں میں نہ صرف محبت کی محبّت بلکہ خود مضمون نویس کی محبت بھی پیدا کر دے تو کیا عجب ہے۔"
(اڈیٹر)

آ محبّت! پیاری محبت! تیری دنیا جدا - تیرا جہان الگ تیرا عالم نرالا - جس اہل دل کو دیکھتا ہوں تیرا ہی متوالا ہے تو اس سرزمین کا گیاہ خودرو ہے - جہاں پر مثل سبزہ طور اگتی ہیں زمینوں میں تو وہ گوہر گرانمایہ ہے - کہ جسکی شان میں آیا ہے
ع "یہ وہ گوہر ہے جو ملتا نہیں شاہی خزینوں میں"
تیرے کانٹوں میں پھولوں کی مہک - تیرے جھاڑوں میں سبزوں کی لہک - تیری تاریکی میں نوروں کی ضیا - تیری باریکی میں شان کبریا - تیرے میدانوں میں جنت کا سماں - تیری زمین رودکش صد آسمان - تیری پستی میں بلندی کا نشان - اور تیری کمزوری میں قوت کی شان - تیری خوابوں میں بیداری - اور تیری غفلت میں سو ہوشیاری - تیری فنا میں بقا کا عالم - اور تیری جفا میں وفا کا کالم - تیری جہالت پر دانشوری قربان - اور تیرے ظلمت کفر میں نور ایمان - اور تیرے جہل میں طور عرفاں - اور تیری موت میں حیات جاودان - اور تیری زندگی میں مرگ ناگہان - تیرے ہجر میں وصل کا مزا - اور تیرے گریہ میں ہنسی کی ادا - تیری ابجد خوانی عالم منتہی بنانیوالی - اور تیری بے خبری صد آگہی دلانیوالی - تیری پیری میں شباب کی ترنگ - تیرے بچپن میں بڑھاپے کا رنگ - تیری خاموشی میں سو فریادیں - اور تیری فریادوں میں چپ کی دادیں - تیرا ذرہ ذرہ مہرساماں - اور تیرا قطرہ قطرہ بحر داماں - تیری شمعیں پروانوں پر نثار - اور تیرے پھول بلبلوں کے لئے دلفگار - تیرے بیابانوں میں باغوں کی بہار - اور تیرے ریگستانوں میں سو آبشار -

آ محبّت! پیاری محبّت تو میرے دل کی مصفا شیشی میں عطر بنکر آجا - تو میری شاخ تمنا پر پھول بنکر مہک - اور بلبل بنکر چہک - تو اس زمین میں تخم بنکر آ - اور طوبےٰ بنکے نکل آ - تو میرے رونگٹے رونگٹے میں ایمان بنکر سما جا - اور اعمال صالحہ ہوکر عضو عضو سے ظاہر ہو -

اے محبت میں تیری نسبت کیا کہوں - جبکہ وہ سراپا محبّت جو محب ہوکر آخر محبوب ہوا - کہتا ہے کہ

اے محبت عجب آثار نمایاں کردی
زخم و مرہم برہ یار تو آساں کردی
ہمہ یکرنگ دو عالم تو پریشاں کردی
ہمہ عشاق تو سرگشتہ و حیراں کردی

اور پھر کیا خوب فرمایا :-

ہمہ جا شور تو بینم چہ حقیقت چہ مجاز
سینۂ مشرک و مسلم ہمہ بریاں کردی

اے محبت! اے ناتوانوں کی توانائی! اور شکستہ دلوں کی مومیائی - تو میرے سینے میں بھر جا - کہ میں تجھ سے معمور ہو کر وہ وہ کام کروں - جنکے لئے ساری دنیا کی مجموعی قوت کی ضرورت ہوتی ہے - تو میری آنکھوں میں نور بنکر آ - تا اس ظلمت کدۂ عالم میں تیری روشنی کیساتھ بیخوف و خطر سیر کر سکوں - میں جانتا ہوں کہ تو وہ شراب ہے - جسکا خمار انتصار شکن ہے - تو وہ گل نوبہار ہے جسکے ساتھ کئی کانٹوں کی الجھن ہے - مگر میرے محبوب نے سچ کہا ہے

(۱) واہ رے باغ محبت موت جسکی رہ گذار
وصل یار اس کا ثمر پر ارد گرد اس کے ہیں خار

لوگ کہتے ہیں کہ محبت قید بے زنجیر ہے - مگر یہ قید کیا ہی دلپذیر ہے - جسپر سو آزادیاں نثار - اور یہ بربادی کیا ہی وجد انگیز - لطف خیز ہے - جسپر ہزار ہا آبادیاں قربان - وہ محبت کی روح رواں - وہ محبت کے آسمان کا مہر درخشاں - فرماتا ہے - اور سچ فرماتا ہے

(۱) اس جہاں میں خواہش آزادگی بے سود ہے
اک تیری قید محبت ہے جو کردے رستگار
(۲) دل جو خالی ہو گداز عشق سے وہ دل ہے کیا
دل وہ ہے جسکو نہیں ہے دلبر یکتا قرار

اے محبّت! تمام شریعت کے احکام کو بجالا نیوالی - تمام منازل سلوک طے کروانے والی - ایمان کو میوہ نورس بنانیوالی - ایک تو ہی تو ہے - چنانچہ ایک تجربہ کار نے کہا ہے اور حق کہا ہے

(۱) فقر کی منزل کا ہے اول قدم نفی وجود
پس کرو اس نفس کو زیر و زبر از بہر یار
تلخ ہوتا ہے ثمر جب تک کہ ہو وہ نا تمام
(۲) اس طرح ایماں بھی ہے جب تک نہ ہو کامل پیار
تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمد
(۳) اے میرے فردوس اعلےٰ اب گرا مجھپر ثمار
باغ میں تیری محبت کے عجب دیکھے ہیں پھل
(۴) ملتے ہیں مشکل سے ایسے سیب اور ایسے انار
تیرے بن اے میری جان یہ زندگی کیا خاک ہے
(۵) ایسے جینے سے تو بہتر مرکے ہو جانا غبار

اے محبّت! وہ تو ہی ہے - جو آدھی رات کو تہجد کیلئے اٹھائے وہ تو ہی ہے جو سارا مال خدا کی راہ میں دلوائے - ہاں! وہ تو ہی ہے جو گھر بار چھوڑائے؟ اور وطن سے بے وطن کرائے بڑے بڑے امیروں کو فقیر بنائے - سارا سارا دن بھوکا پیاسا رکھوائے - ہاں وہ تو ہی ہے جس نے حسین مظلوم حسین رضؓ کو دشت کربلا میں کنبے سمیت پیاسے شہید کرایا - وہ تو ہی ہے جسنے ابوالانبیاء سے اپنے پیارے نوجوان بیٹے کو ذبح کرنیکے لئے لٹوایا - تو نے ہی آگ میں خوشی خوشی ڈلوایا - اور تو نے کسی کو بکریوں کا شبان بنایا - اور کسی سے غنیر بردن کو چروایا - اور کسی کا سر آرے سے چروایا - سچ ہے

کون چھوڑے خواب شیریں کون چھوڑے اکل و شرب
کون لے خار مغیلاں چھوڑکر پھولوں کے ہار
عشق ہے جس سے ہوں طے یہ سارے جنگل پر خطر
عشق ہے جو سر جھکادے زیر تیغ آبدار

اے محبّت تو نہ ہو تو نماز ایک محنت روزہ اک مصیبت زکوٰۃ ایک ٹیکس اور حج ایک دشت نوردی ہے

کون ہے جسکے عمل ہوں پاک بے انوار عشق
کون کرتا ہے وفا بن اسکے جس کا دل فگار

اے محبت! تو ہو تو سب کچھ ہے - اگر تو نہیں تو کچھ بھی نہیں مگر اے محبّت تو ہو تو پھر اسی کے لئے جس کو مخاطب کر کے کہنے والا کہہ گیا ہے

سو چڑھے سورج نہیں بے روئے دلبر روشنی
یہ جہاں بے وصل دلبر ہے شب تاریک و تار
اے میرے پیارے جہاں میں تو ہی ہے اک بےنظیر
جو تیرے مجنوں حقیقت میں وہی ہیں ہوشیار
اس جہاں کو چھوڑنا ہے تیرے دیوانوں کا کام
نقد پا لیتے ہیں وہ اور دوسرے امیدوار

وہ رات کیا ہی مبارک تھی - جب دو بجے کے قریب میں اپنے نفس کا مطالعہ کر رہا تھا - جب یہ سوال دل میں پیدا ہوا کہ اپنے محبوب لم یزل کے حضور تجھے ابھی حاضر ہونا پڑے تو کیا چیز ہے جو تو پیش کر سکتا ہے - آہ! اس وقت کی ندامت کا پسینہ ابھی تک بہ رہا ہے - اور اس وقت تک میری روح کا ذرہ ذرہ کہہ رہا ہے - کچھ بھی نہیں کوئی عمل نہیں - کوئی خوبی نہیں ہاں اگر کچھ ہے تو یہ محبّت - اس روح فرسا جاں گداز گھڑی میں - اگر کوئی چیز میرے لئے موجب تسلی تھی تو یہی کہ الحمد للہ میرا دل بھی محبت سے خالی نہیں - پھر اس غم میں سہارا اگر دینے والے تھے تو یہ اشعار جو اس قابل ہیں کہ جھوم جھوم کر پڑھے جائیں - اور دل ہی دل میں مزا اٹھائیں -

دوستی بھی ہے عجب جس سے ہوں آخر دوستی
آ ملی الفت سے الفت ہوکے دو دلپر سوار
دیکھ لو میل محبت میں عجب تاثیر ہے
ایک دل کرتا ہے جھک کر دوسرے دلکو شکار
کوئی رہ نزدیک تر راہ محبت سے نہیں
طے کریں اس راہ سے سالک ہزاروں دشت خار
اس کے پانیکا یہی اے دوستو اک راز ہے
کیمیا ہے جس سے ہاتھ آجائیگا زر بے شمار

تیر تاثیر محبت کا خطا جاتا نہیں

تیر انداز و نہ ہونا سست اس میں زینہار
ہے یہی اک آگ تا تم کو بچاوے آگ سے
ہے یہی پانی کہ نکلیں جس سے صدہا آبشار
اس سے خود آکر ملیگا تم سے وہ یار ازل
اس سے تم عرفان حق سے پہنوگے پھولوں کے ہار

(اکمل)

عیسائی صاحبان کیواسطے ایک عجیب تحفہ

مضمون کفارہ پر جو دین عیسوی کا ستون ہے ایک بیرکن بحث اس رسالہ میں کیگئی ہے اور سرکاری تقطیع اور طرز خط پر نہایت عمدہ چھپوایا گیا ہے - جو صاحبان عیسائیوں کے درمیان مفت تقسیم کرنیکے واسطے خرید کرنا چاہیں ان کو ایک روپیہ میں دس نسخے بھیجے جائیں گے - محصولڈاک اس کے علاوہ ہوگا -

وی پی

جن صاحبان نے قیمت اخبار بدر تا حال نہیں دی ان کے نام ۴ - مئی کا پرچہ وی پی ہوگا - ایک ماہ پہلے اطلاع کی جاتی ہے *

دُعا مدد

قاضی محمد شریف صاحب امرتسر سے احباب سے امتحان بی۔اے میں کامیابی کے لئے درخواست دُعا کرتے ہیں۔

۲۔ عزیز محمد ایوب پسر مخدوم محمد صدیق صاحب امتحان انٹرنس میں کامیابی کے واسطے احباب سے درخواست دُعا کرتے ہیں۔

انصار اللہ

ان بزرگ اور مستعد دوستوں کے نام جن کو خدا تعالیٰ نے مجلس انصار اللہ میں شامل ہونے کی توفیق اور قوت تا حال عطا کی ہے درج ذیل ہیں ہماری دلی دُعا ہے کہ خداوند تبارک و تعالیٰ انکی کوششوں میں برکت نازل کرے اور وہ دینی خدمات کو ادا کر کے روشن ستارے بنیں۔ ایڈیٹر

مولوی سرور شاہ صاحب۔ قادیان۔ حافظ روشن علی صاحب قادیان۔ منشی فرزند علی صاحب۔ فیروزپور۔ منشی احمد دین صاحب گوجرانوالہ۔ سید صادق حسین صاحب اٹاوہ۔ شیخ غلام احمد صاحب قادیان۔ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ بنگہ۔ حکیم محمد دین صاحب گوجرانوالہ میاں عبدالعزیز صاحب سہارنپور۔ شیخ عبدالرحمن صاحب لاہوری۔ قادیان۔ میاں خدا داد صاحب کراچی۔ میاں فیروز علی صاحب۔ مستہ کسوال۔ میاں بدر بخش صاحب دھوگڑی۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ حال مبارک منزل لاہور۔ منشی محمد ظہیر الدین صاحب کلارک سرکل آفس نہر اپر چناب لاہور۔ محمد حسین صاحب ظفروال۔ سید نذیر حسین صاحب گھٹالیان پیر برکت علی صاحب رنمل۔ مولوی عبدالقادر صاحب لودیانہ میاں نعمت اللہ صاحب کریام۔ میاں عنایت اللہ صاحب چوہ سندھوان۔ چودھری غلام احمد صاحب کریام۔ میاں عبدالرحمان صاحب پیرکوٹ۔ منشی محمد حسین صاحب۔ جہلم۔ غلام احمد صاحب اختر۔ اوچ ریاست بہاولپور۔ منشی عبدالخالق صاحب مظفرنگر چودھری فتح محمد صاحب طالب علم۔ ایم۔اے کلاس علی گڑھ امام علی صاحب۔ سنور۔ ریاست پٹیالہ۔ مولوی غلام رسول صاحب وزیرآباد۔ میاں غلام حیدر صاحب تلونڈی راہ والی۔ شیخ نیاز احمد صاحب وزیرآباد۔ انوار حسین خان صاحب مدرس مدرسہ بیگم پور۔ حافظ ابراھیم صاحب قادیان۔ شاہ ولی اللہ صاحب۔ قادیان۔ منشی محبوب عالم صاحب نیلہ گنبد لاہور۔ میاں رکن الدین صاحب گوجرانوالہ۔ میاں عمرالدین صاحب موضع صریح میاں محبوب عالم صاحب موضع صریح۔ میاں فضل دین صاحب بانگٹ۔ چودھری حاکم علی صاحب۔ چک پنیار نمبر ۹۔ حکیم محمد صالح صاحب سانگلہ ہل۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب۔ قادیان۔

تھیٹر

یہ معلوم کرکے کہ فیض آباد میں ایک تھیٹر ہے جس میں صحابہ کرام اور اُمّ المومنین کی توہین کی جاتی ہے بہت ہی افسوس ہوا۔ افسوس ہے کہ یہ حضرت براہ راست نہیں تو ایک پردے سے جناب رسالتمآب کی قوت قدسیہ پر حملہ کرتے ہیں جن کے اردگرد عمر بھر منافق ہی جمع رہے اور اپنے پیچھے بھی ایسے ہی لوگوں کو اپنا جانشین چھوڑا اور حقیقی جانشینوں کو کسی اصلاح کا موقعہ نہ ملا جتنی مدت زندہ رہے۔ تقیہ و متعہ کی فرضیت پر زور دیتے رہے جس سے نہ نسل محفوظ رہ سکی اور نہ یہ معلوم ہو سکا کہ اصل دین کیا ہے کیونکہ ممکن ہے جوبات کہی ہو وہ تقیہ سے کہی ہو پھر ساری عمر لعنت کا صیغہ گردانتے گذر گئی اور بقول ان کے بجز خائب و خاسر ناکام و نامراد رہنے کے اور کوئی صلہ نہ ملا۔ باوجود ان قابل شرم عقائد کے یہ لوگ اپنے خبث باطن پر پردہ ڈالنے کے لئے دوسروں کی نقلیں کرتے ہیں اور بھری محفلوں میں ان برگزیدہ اور پاک اصحاب کے مضحکے اڑاتے ہیں جو حاملان دین نبوی تھے اور جن کی طفیل انکی جانیں سلامت رہیں۔

بڑے افسوس کی بات ہو کہ یہ لوگ اپنے طرز عمل سے ان تقدس مآب حضرات کو کیوں بدنام کرتے ہیں جو صحابہ کرام کی خاکپا کو اکسیر سمجھتے اور سرمہ چشم بنانا موجب افزونی نور آنکھ جانتے۔ سوانگ نکالنا اور پھر اپنے ہی مقتداؤں کی بہو بیٹیوں کی تذلیل و توہین اور وہ بھی برسر محفل کیا یہ شیوہ صلحاء و طریقہ اتقیا رہے۔ خود ان کے اپنے گھروں میں کوئی واقع اس قسم کا ہو جائے تو وہ مر جائیں مگر نام نہ لیں لیکن نبی کی بیٹیوں کے غلط سلط خود تراشیدہ واقعات اغیار کے سامنے بالائے طاق رکھ کر بڑے دھڑلے سے بیان کئے جاتے ہیں پھر ان لوگوں کی مساعی جمیلہ پر خاک ڈالی جاتی ہے جنھوں نے دین اللہ کی اشاعت میں جانیں لڑا دیں وہ گھروں سے نکالے گئے وطن سے بے وطن ہوئے اپنے اعزہ و اقربا سے الگ ہوئے۔ بکریوں کی طرح ذبح کئے گئے مگر اف نہ کی۔ ایک نبی اور اس کے اہل بیت کے ننگ و ناموس کی حفاظت کے لئے۔ جانگزا اشکلات میں سے گزرے مگر قدم پیچھے نہیں ہٹایا اطاعت میں یہاں تک بڑھو کہ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کا سرٹیفکیٹ دربار خداوندی سے (جسکی نگاہ جذر قلب تک پہنچتی ہے) حاصل کیا اب یہ انصاف ہے آیا کہ وہ لوگ جو صرف عورتوں کی طرح ٹسوے بہانا یا چھاتی پیٹنا جانتے ہیں وہ انکی نقلیں لگاتے ہیں جو میدان کارزار میں دشمن کے سامنے سینہ سپر ہوئے اور جنھوں نے اپنے سگے بھائیوں اپنے بیٹوں کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا اور ایک آنسو تک نہیں نکلا

بڑی خیر خواہی کے جوش میں درد دل کے ساتھ اس تھیٹر کے مہتمموں کو اپنے طرز عمل پر نظر ثانی کرنے کیلئے توجہ دلائی جاتی ہے

خام سڑک از بٹالہ تا قادیان دارالامان

ڈیر ایڈیٹر بدر۔ سلمہ ربہ تعالیٰ۔ براہ عنایت تحت چند سطور مندرجہ ذیل اخبار فرما کر پبلک کو مشکور فرماویں۔ قصبہ قادیان کی بباعث ہونے درسگاہ اسلام آبادی ترقی پر ہے جسکی ضرورت کو عالیہ گورنمنٹ نے محسوس فرما کر ایک معقول رقم عطا فرمائی ہے۔ حکام بالادست بھی اس درسگاہ کو ملاحظہ فرما کر خوشنودی مزاج کا اظہار فرمایا کرتے ہیں چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ حکیم حاذق ہیں اس وجہ سے دور دور سے مریض براہ علاج ہر طبقہ و ملت کے آتے رہتے ہیں اور ان کی ذات بابرکات سے مستفیض ہوا کرتے ہیں بباعث خام ہونے سڑک بالاجملہ مسافران کو تکلیف از حد ہوا کرتی ہے۔ موسم برسات میں اس قدر اکثر مواقعہ پر نشیب ہیں کہ کئی کئی دن تک بلکہ ہفتوں تک پانی ٹھہرا رہتا ہے۔ یکہ و پیدل مسافروں کو گزرنا مشکل ہوتا ہے لہذا بخدمت کمیٹی ڈسٹرکٹ بورڈ ضلع ہذا ادب سے التماس ہے کہ آپ کے پختہ کرنے کا انتظام فرماویں کیونکہ یہ کام نہایت ضروری آسائش عامہ ہے اب اسکو صرف پختہ پل بندی کی ضرورت ہے۔ بصورت عدم گنجائش بجٹ سال رواں میں یہ تکمیل غیر ممکن ہے اس صورت میں جملہ نشیب ہموار کرا کر پل بندی کرا دی جاوے۔ پختہ کام سال آیندہ میں ہو سکتا ہے۔ عبداللہ خان۔ ۱۷۔ اپریل ۱۹۱۱ء

کفر اقسام ہے

حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاں بخاری کے درس میں ایک حدیث پر جس کا مطلب یہ تھا کہ باپ یعنے نسب کا انکار کفر ہے۔ فرمایا۔ کہ آجکل کفر کفر کا شور پڑا ہوا ہے دیکھو یہ بھی ایک کفر ہے۔

جسٹس امیر علی نے ایک مضمون دربارۂ یونیورسٹی اسلامیہ لکھا تھا۔ جس میں انہوں نے لکھا تھا۔ کہ دینیات یونیورسٹی مذکور میں نہ ہونا چاہیئے۔ اس کے جواب میں نواب وقارالملک صاحب نے ایک مضمون شائع کیا تھا کہ دینیات کے بغیر اسلامی یونیورسٹی نہیں ہو سکتی۔ حضرت امیر المومنین کے آگے ایک صاحب نے اس کا ذکر کیا۔

فرمایا۔ اسی لئے ایسے معاملوں میں صلحاء کی شرکت ضروری ہوتی ہے۔ اگر ایسے لوگ شامل نہ ہوں۔ تو امیر علی کے خطرناک مضمون کے خلاف شور کس طرح مچایا جا سکتا۔ کم سے کم شور تو ڈالا تا کہ وہ اپنی حرکت سے باز آویں ورنہ ایک بیدین یونیورسٹی بن جاتی۔

مبارک باشد۔ ہمارے مہربان بابو عبدالغفور صاحب پھبھدرہ سالٹ لائن کے ہاں خدا تعالیٰ نے لڑکا عطا کیا ہو سب برادران طریقت

144

حضرت حکیم الامت کے دوائی خانہ کے مجرّبات

جن کو ہم نے خود بھی تجربہ کیا ہے اور اپنے زیر علاج کئی مریضوں پر آزمایا ہے اور جن کے اجزاء کو نہایت کوشش سے اصلی اور درست حالت میں تلاش کر کے مرکّبات طیار کئے گئے ہیں۔ فائدہ عام کے واسطے ان کا اشتہار دیا جاتا ہے۔ مجربات تو بہت ہیں۔ مگر ہم نے صرف وہ لکھے ہیں جن کے فوائد کے متعلق ہم بھی پوری تشفی کر چکے ہیں

حبوب دافع صرع۔ مرگی جیسی سخت بیماری کے لئے یہ گولیاں تیر بہدف ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ ۱۲/

حبوب آتشک۔ یہ گولیاں آتشک کے لئے بہت مفید ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ ۱ے

حبوب دافع طحال۔ تلی خواہ کسی قدر بڑھ گئی ہوں گولیوں کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ پوری صحت ہو جائیگی۔ قیمت فی ڈبیہ دو روپے (۲)

سفوف سوزاک۔ سوزاک نیا ہو یا پرانا اس کے استعمال سے بالکل آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت عہ

دہن الحیات۔ ہاضم طعام کا سر ریاح درد دانت درد اعصاب کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ

امیر احمد قریشی از قادیان ضلع گورداسپور

تبلیغی کارڈ

سادہ کارڈوں کی دوسری طرف جو نصف حصہ خالی ہوتا ہے۔ ہم نے اس پر بدر پریس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کا ثبوت چھپوایا ہے۔ جس کے مفصلہ ذیل عنوان ہیں۔ "ابن مریم مرگئے"۔ "نزول بروزی"۔ "نشانات ظہور مہدی"۔ "نشان صداقت" اور بڑی غور و فکر کے بعد نہایت مختصر مدلّل عبارت میں یہ مضمون ادا کیا گیا ہے۔ ۸ر کے ۱۰۰ کے حساب سے جلد منگوالیں۔ اور خط و کتابت میں استعمال کریں۔ ہم خرما و ہم ثواب۔ بہت تھوڑے چھاپے گئے ہیں۔ بہت جلد درخواستیں کریں۔ صرف اعلیٰ قسم موجود ہے۔

عقائد احمدیہ

جس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح احمدی کے دعاوی کا اثبات اور اللہ۔ ملائکہ اور یوم آخر۔ انبیاء و کتب تمام ارکان اصول اسلام کی نسبت اپنے عقائد کا اظہار ہے۔ قیمت ۲ر۔ دفتر بدر سے طلب کرو

العزیز۔ علمی ادبی تاریخی ماہوار رسالہ۔ قیمت ۱۲ سالانہ۔ ملنے کا پتہ بٹالہ۔ ضلع گورداسپور

دفتر اخبار بدر قادیان سے طلب کرو

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
مجموعہ درثمین فارسی اردو مکمل	۹ر	درثمین مکمل اردو۔ مجلد ۴ر بے جلد	۳ر
درثمین فارسی مکمل مجلد ۶ر بے جلد	۵ر	چولہ گورو نانک صاحب	ار
سنت احمدیہ	۴ر	کفارہ	۳ر
معیار الصادقین	۳ر	القول الصحیح	ار
لیکچر لاہور	ار	کامن احمدی (مولوی غلام رسول)	
کامن احمدی (الہ داد و رائے)	۱ر	نظم مستورات	۱ر
شہادت الفرقان	۲ر	سر الشہادتین	ار
جام شہادت	۱ر	شرائط بیعت (۱۲۵ کے ۱۰۰)	۱ر
کتاب الصیام	ار	صحیفہ آصفیہ	۲ر
تفسیری نوٹ ۲۳ پارے	۱ر	عصمت انبیاء	۷ر
غلامی	۳ر	ضرورت زمانہ	۱ر
رویائے صالحہ	۴ر	شہادت آسمانی (حصہ اول و دوم)	
السر المکتوم	۵ر	ظہور المسیح	۶ر
فتح الدین	۳ر	البرہان الصریح	۲ر
مباحثہ رام پوری	۲ر	مجموعہ فتاوے احمدیہ	عہ
الاستخلاف	۳ر	سورہ کہف	ار
شری نہہ کلنک درشن	۱ر	کرشن لیلا	ار
حضرت اقدس کی پرانی تحریریں	۱ر	خط اور حضرت کی تقریر	ار
مکتوبات احمدیہ بجائے ۸ر صرف	۴ر	سیپارے پارہ ترجمۃ القرآن۔ بجائے سات روپے کے پانچ روپے (مترجمہ شیخ یعقوب علی)	
بدر کے پرانے فائل ۱۹۰۶ء	للعہ		
فائل ۱۹۰۹ء	للعہ	فائل ۱۹۱۰ء	للعہ

ایک نئی تالیف

کشف الاسرار احباب سید صادق حسین صاحب مختار عدالت اٹاوہ کے نام سے خوب واقف ہیں اکثر ان کے لاجواب مضامین بدر میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے مدلّل گفتگو کرنے کا ایک خاص ملکہ دیا ہے اور ہر ایک مسئلہ کو عالمانہ رنگ میں ایسا باقاعدہ پیش کرتے ہیں کہ خصم کو اس کے ماننے کے سوا چارہ نہیں رہتا۔ آپ نے حال میں ایک رسالہ تالیف کیا ہے۔ جو بدر پریس میں چھاپا گیا ہے اس میں آپ نے بدلائل عقلیہ و نقلیہ ثابت کر دیا ہے کہ مسیح بن مریم علیہ السلام فوت ہو گئے اور انکی قبر کشمیر میں ہے کتاب نہایت خوشخط اور عمدہ کاغذ پر چھاپی گئی ہے اور قیمت صرف ۲ر ہے۔ درخواستیں بنام مینیجر بدر قادیان آویں۔

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جیسے بے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور لے آؤ

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں کہ اگر پہلے ہی تھوڑا سا سوچو۔ تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کے گھر ڈال رکھتے ہو۔ یہ اصلی عرق کافور ۲۶ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی اوّل دوا ہے گرمی کے دست اور پیٹ کا درد اور دلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی شیشی عہ۔ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیئے یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے طیار کیا گیا ہے اور رنگ بھی مثل ہری پتی کے ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ بدہضمی۔ اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں۔ گود کے بچہ کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوا نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر۔ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

مفصّل حالات کی کتاب مفت ملتی ہے۔ منگوا کر ملاحظہ فرماویں ؛

مفرّح یاقوتی

طیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور حضرت امیر المومنین کی مصدقہ ہے اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ یہ مفرح اور مقوی ہے۔ ہر قسم کے ضعف و سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بادائے قیمت نقد مبلغ للعہ یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے۔

صابون سازی ۲۲

صاحبان آپ پر روشن ہے کہ کمترین نے ایک اشتہار بدین عنوان "تجارت کا راز" دیا تھا۔ فیس مبلغ للعہ چار روپے مقرر تھے۔ اب اکثر احباب کے ارشاد کے بموجب فیس مبلغ عہ کر دی ہے تاکہ غریب سے غریب بھائی بھی فائدہ اٹھا دیں۔ شرائط حسب ذیل ہیں۔ صابن امرتسری قسم اعلےٰ بدون امداد آگ و بھٹی وچونہ صرف چند منٹ میں تیار کرنے کی ترکیب عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی مبلغ دو روپے دو آنہ میں روانہ ہوگی (۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب ندارد (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلےٰ طیار نہ ہو۔ تو حلفیہ تحریر پر فیس واپس دیجاویگی (۴) درخواست کنندہ حلفیہ اقرار کرے کہ بدون اجازت منیجر ترکیب کسی کو نہ بتائی جاویگی روانہ کرنا ضروری ہوگا ؛

غلام محی الدین [illegible]